صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 20 ستمبر 2017ء بمطابق 28 ذی الحجہ 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌo وَلَا تَرْكَنُوٓا إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَo وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ ۚ إِنَّ ٱلْحَسَنَٰتِ يُذْهِبْنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَo وَٱصْبِرْ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: رب شرح لی صدر و یسرلی امری وحلل عقدۃ من لسانی یفقھو قولی۔ یہ دعا تو میں روزانہ پڑھتی ہوں لیکن پھر بھی میری بات میں اثر نہیں ہوتا ہے I don't know کہ کیوں؟ اچھا I will start with Question/Answer session، ایجنڈا بہت بڑا ہے، ماشاءاللہ اپوزیشن بہت بزنس لائی ہے تو We will try to finish it in time، سب سے پہلے Question/Answer۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: 'Questions hour': Question No. 5174, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

* 5174 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں مختلف ملازمین/اہلکاروں کو بھرتی کیا گیا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو 2013 سے اب تک صوبہ بھر میں بھرتی شدہ افراد کے نام، تعلیمی قابلیت، بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز اخباری اشتہارات کی کاپی بھی فراہم کی جائے؟

جناب جمشید الدین (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ آبکاری و محاصل میں 2013 سے لیکر اب تک BPS-3 سے لیکر BPS-17 تک اوپن میرٹ پر تین ای ٹی اوز بذریعہ پراونشل مینجمنٹ سروس، آٹھ کمپیوٹر آپریٹر بذریعہ پبلک سروس کمیشن، سات انسپکٹر جن میں دو انسپکٹر اقلیتی کوٹہ میں، تین لیڈی انسپکٹر خواتین کوٹہ میں، دو انسپکٹر معذور کوٹہ میں بھرتی کئے گئے اشتہارات کی کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئیں۔

(ج) جبکہ کلاس فور ایمپلائز سن کوٹہ و دوران سروس وفات/طبّی بنیادوں پر ریٹائر ہونے والے ملازمین کے کوٹہ کے تحت بھرتی کے لئے رولز کے مطابق اخباری اشتہار کی ضرورت نہیں ہوتی اور بھرتی ہونے کے لئے کل 33 افراد (ب،ج) کی تفصیل مندرج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	تعلیمی قابلیت	بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل	ضلع	اخباری اشتہار
1	محمد شاہد	میٹرک	بمطابق SOR-	پشاور	مذکورہ

			1)S&GAD4-1/80(Vol-III) S&GAD dated 23/5/2000 Esta code Revised edition 2011 ڈیپارٹمنٹل کمیٹی کی سفارش پر ریٹائر کلاس فور ایمپلائز سنز کوٹہ بطور چوکیدار بمورخہ 25/7/2014 بھرتی کیا گیا		کوٹہ کے تحت اخباری اشتہار کی ضرورت نہیں
2	حق نواز	مڈل	بمطابق کوٹہ حسب بالا وہائی کورٹ فیصلہ صادرہ 16/06/15 بطور سویپر بمورخہ 8/4/2015 بھرتی کیا گیا	پشاور	ایضاً
3	شکیل احمد	میٹرک	بمطابق حسب بالا ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر بمورخہ 25/10/2016 بطور چوکیدار بھرتی کیا گیا	سوات	ایضاً
4	محمد موسیٰ	میٹرک	بمطابق Part-III sub Rule (4) of Ryule-10 Khyber Pakhtunkhwa Rules, 1989 دوران سروس وفات پانے والے ملازمین کے کوٹہ کے تحت بطور کانسٹیبل بمورخہ 21/4/2015 بھرتی کیا گیا	پشاور	ایضاً
5	سجاد علی	میٹرک	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور کانسٹیبل بمورخہ 21-4-2015	پشاور	ایضاً

			بھرتی کیا گیا		
6	محمد فاروق	میٹرک	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور کانسٹیبل بمورخہ 6/6/2016 بھرتی کیا گیا	پشاور	ایضاً
7	سید ثقلین شاہ	میٹرک	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور کانسٹیبل بمورخہ 6/6/2016 بھرتی کیا گیا	پشاور	ایضاً
8	محمد بلال	میٹرک	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور کانسٹیبل بمورخہ 6/6/2016 بھرتی کیا گیا	پشاور	ایضاً
9	حمزہ سلطان	ایف مذکورہ بالا کوٹہ کے	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور اے ایس آئی بمورخہ 6-6-2016 بھرتی کیا گیا	لکی مروت	ایضاً
10	نجم ثاقب	ڈی کام، ڈی آئی خان	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور اے ایس آئی بمورخہ 3-8-2016 بھرتی کیا گیا	ملاکنڈ	ایضاً
11	افراسیاب	میٹرک	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور کانسٹیبل بمورخہ 29-11-2016 بھرتی کیا گیا	بنوں	ایضاً
12	عطاءاللہ	میٹرک	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور کانسٹیبل بمورخہ 29-11-2016 بھرتی کیا گیا	مردان	ایضاً

13	طاہرہ ناز	میٹرک	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور لیڈی کانسٹیبل بمورخہ 25-05-2017 بھرتی کیا گیا	نوشہرہ	ایضاً
14	ابرار حسین	میٹرک	مذکورہ بالا کوٹہ کے تحت بطور کانسٹیبل بمورخہ 16-06-2017 بھرتی کیا گیا	ملاکنڈ	ایضاً
15	امین اللہ	میٹرک	چوکیدار بمطابق ہائی کورٹ آرڈر مورخہ 19-7-2017 بھرتی کیا گیا	پشاور	ایضاً
16	رحمان الدین	بی ایس سی	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 29-12-2015 بطور ای ٹی او بھرتی کیا گیا	کوہاٹ	لف ہے
17	عندلیب ناز	ایم ایس سی	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 10-06-2015 بطور ای ٹی او بھرتی کیا گیا	ایبٹ آباد	ایضاً
18	صائم خان	بی ای۔آئی سی ایس	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 29-12-2015 بطور ای ٹی او بھرتی کیا گیا	پشاور	ایضاً
19	حیات میر	ایم ایس سی	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 20-05-2014 بطور کمپیوٹر آپریٹر بھرتی کیا گیا	ایف آر پشاور	لف ہے
20	محمد اسماعیل	ایم ایس سی	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 15-05-2014	مردان	ایضاً

			بطور کمپیوٹر آپریٹر بھرتی کیا گیا		
21	بینش گل	ایم اے	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 16-05-2014 بطور کمپیوٹر آپریٹر بھرتی کیا گیا	ایبٹ آباد	ایضاً
22	فضل وہاب	ایم اے	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 19-05-2014 بطور کمپیوٹر آپریٹر بھرتی کیا گیا	دیر	ایضاً
23	جاوید خان	ایم اے	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 09-05-2014 بطور کمپیوٹر آپریٹر بھرتی کیا گیا	بنوں	ایضاً
24	نور گل	ایم ایس سی	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 13-05-2014 بطور کمپیوٹر آپریٹر بھرتی کیا گیا	مہمند ایجنسی	ایضاً
25	عمران خان	ایم اے	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 06-05-2014 بطور کمپیوٹر آپریٹر بھرتی کیا گیا	لکی مروت	ایضاً
26	افسر احمد خان	ایم اے	ا بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا بمورخہ 28-09-2015 بطور کمپیوٹر آپریٹر بھرتی کیا گیا	ملاکنڈ ایجنسی	ایضاً
27	نعمان اختر	ایم ایس سی	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا اقلیتی کوٹہ بمورخہ 17-08-2017 بطور انسپکٹر بھرتی کیا گیا	پشاور	لف ہے

28	مائیکل	بی اے	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا اقلیتی کوٹہ بمورخہ 17-08-2017 بطور انسپکٹر بھرتی کیا گیا	چترال	ایضاً
29	طلعت نواز	ایم اے	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا خواتین کوٹہ بمورخہ 23-08-2017 بطور انسپکٹر بھرتی کیا گیا	پشاور	ایضاً
30	سمیرا	بی آئی ٹی (آنرز)	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا خواتین کوٹہ بمورخہ 23-08-2017 بطور انسپکٹر بھرتی کیا گیا	چارسدہ	ایضاً
31	شبینہ		بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا خواتین کوٹہ بمورخہ 23-08-2017 بطور انسپکٹر بھرتی کیا گیا	بنوں	ایضاً
32	ذاکر اللہ	بی ایس (آنرز)	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا معذور کوٹہ (Under Process)	نوشہرہ	ایضاً
33	بلال شاہ	بی ایس سی	بمطابق پبلک سروس کمیشن خیبر پختونخوا معذور کوٹہ (Under Process)	پشاور	ایضاً

Madam Deputy Speaker: Absent, lapsed. Question No. 5184, Nalotha Sahib, lapsed-----

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: I am sorry, I am sorry, okay,

پہلے والا تو آپ کا Lapse ہو گیا، دوسرا والا آپ پڑھیں، یہ ہے کوسچن نمبر 5184۔

* 5184 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ گاڑیوں کی نمبر پلیٹ کا اجراء کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نمبر پلیٹ کی درخواستوں پر عملدرآمد نہیں کر رہا جس کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ نے اب تک کتنی گاڑیوں کے لئے نمبر پلیٹ جاری کی ہیں، نیز نمبر پلیٹ کی مد میں محکمہ کو 2013 سے اب تک کتنی آمدنی ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب جمشید الدین (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ گاڑیوں کی نمبر پلیٹ کا اجراء کرتا ہے۔

(ب) محکمہ مروجہ قانون یعنی موٹر وہیکل آرڈیننس مجریہ 1965 کے تحت نمبر پلیٹ کی درخواستوں پر عملدرآمد کرتا آرہا ہے، بحر حال نمبر پلیٹ فراہم کرنے والی کمپنی اور محکمے کے درمیان خدمات کی فراہمی کے سلسلے میں چند مسائل پیدا ہوئے تھے اور کیس مصالحتی کمیٹی کے سپرد کیا گیا، مصالحتی کمیٹی کی روشنی میں بقایا نمبر پلیٹس فراہم ہونا شروع ہو چکی ہیں اور ماہ رواں میں تمام نمبر پلیٹس کی فراہمی مکمل ہو جائے گی، اس کے علاوہ محکمے نے نئی نمبر پلیٹوں کی فراہمی کے لئے اخبار میں اشتہار اور شفاف مقابلے کی بنیاد پر اول آنے والی کمپنی کا انتخاب کیا ہے، محکمے اور کمپنی کے درمیان معاہدہ تیار کر کے محکمہ قانون کے پاس قانونی آراء کے لئے بھیج دیا گیا ہے جس کے بعد فوری طور پر کمپنی کو قانون کے مطابق نمبر پلیٹس کی فراہمی کی ذمہ داری حوالے کی جائے گی۔

(ج) محکمہ کو 2016 سے اب تک نمبر پلیٹوں کی فراہمی کے لئے 1,68,827 درخواستیں موصول ہوئی ہیں، یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ محکمہ نمبر پلیٹ کی مد میں وصول کی گئی رقم نمبر پلیٹ فراہم کرنے والی فرم کو ادا کرتا ہے جس پر محکمہ کو کوئی آمدنی نہیں ہوتی ہے، یعنی جو پیسے گاڑی مالکان سے لئے جاتے ہیں وہ تمام ٹیکس کٹوتی کے بعد ٹھیکہ دار کو ادا کئے جاتے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میرا اس پر ضمنی کوئسچن ہے کہ یہ 2016 سے اب تک نمبر پلیٹوں کی فراہمی کے لئے جو درخواستیں دی گئیں ہیں، ایک لاکھ اٹھاسٹھ ہزار آٹھ سو ستائیں درخواستیں جمع ہوئی ہیں محکمہ کے پاس، لیکن ان لوگوں کو ابھی تک نمبر پلیٹس نہیں ملی ہیں تو میں پوچھنا چاہتا

ہوں منسٹر صاحب سے کہ یہ کیوں اتنی Delay ہو رہی ہیں، کیا وجہ ہے اور کب تک لوگوں کی ان مشکلات کا ازالہ کیا جائے گا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی میاں جمشید صاحب۔

جناب جمشید الدین(وزیر برائے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب سپیکر صاحب، 2013 سے تین سال ان کا کیس تھانیب میں ٹھیکیدار کا اور ڈیپارٹمنٹ کا، اس کی وجہ سے ابھی وہ کلیئر ہو گیا، ٹھیکیدار کو ٹھیکہ الاٹ ہو گیا ہے، فنانس میں پڑا ہوا ہے منظوری کے لئے، وہ جیسے ہی آجائے تو ہم سٹارٹ لے لیں گے 90 ہزار نمبر پلیٹ کے لئے آرڈر دے دیا گیا ہے جو دو دن میں اس کی ڈیلیوری سٹارٹ ہو جائے گی ان شاءاللہ۔

Madam Deputy Speaker: Nalotha Sahib, Satisfied?

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب اس طرح بول رہے ہیں جیسے ان کے اوپر بہت زیادہ دباؤ ہے، ڈر ڈر کے بات کر رہے ہیں تو میں سمجھ نہیں سکا ہوں کہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے۔

(قہقہے)

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: دباؤ کی بات نہیں ہے، تین سال متواتر یہ کیس چل رہا تھا جناب سپیکر، تین سال میں نیب میں یہ کیس چل رہا تھا ٹھیکیدار کا اور ڈیپارٹمنٹ کا، ابھی وہ معاملہ ٹھیک ہو گیا اور وہ حل ہو گیا ہے، ڈیپارٹمنٹ اور ان کا Patch up ہو گیا ہے، اور ٹھیکیدار کا جو بقایا تھا وہ اس کو Payment کر دی ہے، ابھی نئے ٹھیکیدار کو ہم نے نمبر پلیٹ کا ٹھیکہ دے دیا ہے، باقی جو سسٹم ہے وہ ڈیپارٹمنٹ خود چلا رہا ہے، صرف نمبر پلیٹ کا ٹھیکہ ہم نے دے دیا ہے، اب ٹھیکہ الاٹ ہو گیا ہے، اس میں سارے وہ شفاف طریقے سے اس کا ٹھیکہ ہو گیا ہے تو ان شاءاللہ ابھی دو تین دن میں ہم سٹارٹ لیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب، وہ تو کہہ رہے ہیں Because ٹھیکیدار کا ٹھیکہ تھا، And that was like a took very long time near 3 years it took and now، وہ Finalize ہو گیا ہے، وہ کہتے ہیں Way forward آگیا ہے ان کا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے جی، میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اگر کسی اچھی کمپنی کے حوالے یہ ٹھیکہ کر دیں جو جلد از جلد لوگوں کو نمبر پلیٹس، ایک تو آپ کو پتہ ہے کہ آج کل اتنا Heavy جرمانہ ہوتا ہے نمبر پلیٹ نہ ہونے کی وجہ سے، اور لوگ پریشان بھی ہوتے ہیں بالخصوص اسلام آباد جانا ہو یا کسی دوسرے

شہر میں، چلو کے پی میں تو کوئی بات نہیں، اس لئے جتنا جلدی ہو سکتا ہے تو اس کو عملی جامہ پہنایا جائے، آپ رولنگ بھی دیں، سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You are right، جتنا جلدی ہو سکے تو ان شاءاللہ، اوکے نیکسٹ کوئسچن جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم، میرا ایک سپلیمنٹری سوال ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، جی جی، انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو میڈم، میڈم، میرا سپلیمنٹری Simple سا ہے اور منسٹر صاحب نے Reason بتادیا ہے، میرا خیال تھا کہ تھوڑا سا یہ Explain ہمیں کردیں کہ نیب کے پاس کیا کیس تھا؟ مطلب تین سال اگر وہ چلتا رہا، کیا ڈیپارٹمنٹ نیب کے پاس گیا تھا، یا نیب نے خود کوئی Cognizance لی تھی، تو کیا There was malafide on part of، یا غلط ٹھیکہ تھا اور اب کیسے اس پہ ان کا Patchup ہو گیا اور کیا اسی ٹھیکیدار کو اب دوبارہ مل گیا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری میں مائیکرو ڈیٹیل کی ضرورت ہے کہ نہیں؟ I don't know she want on the micro detail of the-----

(Interruption)

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جناب سپیکر صاحبہ، یہ فریش سوال ہے، (قہقہے) یہ فریش کوئسچن مجھے دے دیں، میں ڈیپارٹمنٹ سے پوری ڈیٹیل لا کر ان کو بتادوں گا۔

(قہقہے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی، خیر ہے، چلیں نیکسٹ پہ چلے جاتے ہیں، نیکسٹ کوئسچن پہ چلے جاتے ہیں، اچھا جی، کوئسچن نمبر 5212 مفتی جانان صاحب۔

* 5212 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر محنت و افرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کے مختلف اضلاع میں مزدوروں کے بچوں کی حصول تعلیم کی غرض سے ورکنگ فوکس گرائمر سکول قائم کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکول کہاں کہاں، کن کن اضلاع میں، کن کن مقامات پر واقع ہیں اور ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں، اساتذہ اور دیگر عملے کی تعداد بھی سکول وائز

فراہم کی جائے، نیز 2012 سے تاحال ان سکولوں کے اخراجات کی بھی الگ الگ تفصیل بمعہ سکول نام فراہم کی جائے؟

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ورکنگ فوکس گرائمر سکول درج ذیل مقامات/اضلاع میں قائم ہیں۔

نمبر شمار	ضلع	سکولوں کی تعداد	سکول کا نام	مقام
1	پشاور	4	پشاور 1 میل، فی میل	انڈسٹریل اسٹیٹ حیات آباد
			پشاور 2 میل، فی میل	انڈسٹریل اسٹیٹ حیات آباد
2	نوشہرہ	06	امان گڑھ میل، فی میل۔ اکوڑہ خٹک میل، فی میل۔ زیارت کاکا صاحب میل، فی میل	لیبر کالونی امان گڑھ لیبر کالونی اکوڑہ خٹک۔ کاکا صاحب۔
3	مردان	04	مردان میل، فی میل۔ تخت بھائی میل، فی میل۔	لیبر کالونی مردان۔ لیبر کالونی تخت بھائی۔
4	صوابی	04	گدون میل، فی میل۔ شاہ منصور میل، فی میل۔	لیبر کالونی گدون۔ لیبر کالونی شاہ منصور۔
5	سوات	02	سوات میل، فی میل۔	لیبر کالونی باڑہ۔
6	ہری پور	06	حطار میل، فی میل۔ ہری پور 1 میل، فی میل۔ ہری پور 2 میل، فی میل۔	لیبر کالونی حطار۔ انڈسٹریل اسٹیٹ ہری پور۔ انڈسٹریل اسٹیٹ ہری پور۔
7	کرک	02	کرک میل، فی میل۔	نزد مدینہ CNG کرک۔
8	کوہاٹ	04	کوہاٹ 1 میل، فی میل۔ کوہاٹ 2 میل، فی میل۔	نزد BISE کوہاٹ۔ ڈھوڈا راڈ کوہاٹ۔
9	ڈی آئی خان	04	ڈی آئی خان 1,2 میل، فی میل۔	ڈی آئی خان۔
10	ٹانک	02	ٹانک میل، فی میل۔	مین بازار ٹانک۔

11	بنوں	04	غوری والا میل، فی میل۔ تھل وزیر میل، فی میل۔	غوری والا۔ تھل وزیر۔
12	لکی مروت	04	غزنی خیل میل، فی میل۔ سرائے نورنگ میل، فی میل۔	غزنی خیل۔ سرائے نورنگ۔
13	چارسدہ	02	چارسدہ میل، فی میل۔	لیبر کالونی چارسدہ۔
ٹوٹل		48		

طلباء کی تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی		
1	کوہاٹ 2 میل۔	263
2	مردان میل۔	638
3	پشاور 1 میل۔	543
4	پشاور 2 میل	199
5	سرائے نورنگ میل	409
6	سوات میل	585
7	صوابی میل	413
8	تخت بھائی میل	902
9	ٹانک میل	88
10	تھل وزیر میل	370
11	زیارت کاکا صاحب میل	419
ٹوٹل	48	

اساتذہ کی تفصیل، زنانہ سکولز

نمبر شمار	سکول کا نام	اساتذہ	دیگر	ٹوٹل
1	اکوڑہ خٹک، فی میل۔	28	23	51

2	امان گڑھ،فی میل۔	45	46	91
3	چارسدہ،فی میل۔	26	31	57
4	ڈی آئی خان،فی میل۔	50	62	112
5	ڈی آئی خان،2فی میل۔	45	39	84
6	گدون،فی میل۔	20	19	39
7	غزنی خیل،فی میل۔	22	35	57
8	غوری والا،فی میل۔	31	34	65
9	ہری پور، 1فی میل۔	58	42	100
10	ہری پور،2فی میل۔	37	25	63
11	حطار،فی میل۔	39	49	88
12	کرک،فی میل۔	34	45	79
13	کوہاٹ، 1فی میل۔	28	37	55
14	کوہاٹ، 2فی میل۔	24	27	51
15	مردان،فی میل۔	39	32	71
16	پشاور، 1فی میل۔	42	62	104
17	پشاور، 2فی میل۔	33	45	78
18	سرائے نورنگ،فی میل۔	30	39	69
19	سوات،فی میل۔	14	23	37
20	صوابی،فی میل۔	28	21	49
21	تخت بھائی،فی میل۔	31	26	57
22	ٹانک،فی میل۔	17	20	37
23	تھل وزیر،فی میل۔	03	30	33

51	24	27	زیارت کاکا صاحب، فی میل۔	24

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ محترمه سپیکر صاحبه زما ضمنی سوال دا دے، بنه تفصیل سره ما ته جواب راکړے دے خو زه لږ دا وضاحت غواړم چې-----

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: شاه حسین خان، ته خو د سپیکر په کرسئ نه وے ناست کنه، ته خو دلته ناست ئې کنه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 5212

مفتی سید جانان: 5212 (قہقہہ) محترمه میډم صاحبه، ما ته د دې سوال دوئ ټول تفصیل راکړے دے، بنه دغه سره خو زه دا تپوس کوم چې دوئ لیکلی دی چې 'اساتذہ کی تفصیل، اساتذہ دیگر اور ٹوٹل تقسیم' زما یو ګزارش دا دے چې هری پور ون فی میل 58 اساتذه دی، بیالیس دیگر ملازمین دی، او پشاور ون کښې فی میل بیالیس اساتذه دی، باسته دیگر عمله ده، سوات فی میل چوده اساتذه دی او تیئس دیگر عمله ده، تخت بهائی فی میل اکتیس اساتذه دی او چھبیس دیگر عملہ، زیارت کاکا صاحب فی میل اساتذه ستائیس او دیگر عمله چوبیس، زما دا ګزارش دے چې د دیگر عملې نه څه مراد دے، دا خو سکولونو کښې دا استاذانو نه دا نور خلق ډیر دی، د دې د لږ وضاحت اوکړی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف صاحب، Where are you ? Yeah.یہ کوئسچن نمبر5212 ہے لیکن یہ جو ڈیٹیل بتارہے ہیں ایکسٹرا، یعنی اس کے علاوہ بتارہے ہیں ناں۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): جی جی، بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میڈم یہ سوال کیا گیا ہے، اس میں انہوں نے پانچ چیزیں پوچھی ہیں، اس میں ایک انہوں نے کہ سکول کہاں ہیں، بچوں کی تعداد، اساتذہ دیگر عملہ، یہ جو دیگر عملے کی جو بات کرہے ہیں، یہ جو سکول میں لوگ کام کرتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اچھا۔

معاون خصوصی برائے قانون: ایک تو اساتذہ ہیں، ایک وہاں پہ جو چوکیدار ہے، Peon ہو گا، وہاں پہ کوئی خالہ ہو گی، یہ ان کے بارے میں کہہ رہے ہیں، میرے خیال میں اس سے زیادہ تفصیل میں جواب دینا ممکن ہے، جتنا تفصیل میں جواب دیا گیا ہے، اور اس میں مکمل ایک ایک سکول، اس کے جتنے اخراجات ہیں، جتنے بچے، سب کچھ ہے اور ان سے آگے ان کے سوالات ہیں، اس میں ان کی جو ڈیٹیل ہے وہ بتائی گئی ہے کہ کتنے لوگوں کو رکھا گیا، کتنے لوگوں کو نکالا گیا، کتنی اس کے اوپر کمیٹیاں بنیں گی؟ اور ٹوٹل تفصیل، ان کے جو نیکسٹ کوئسچنز آگے آرہے ہیں اس میں موجود ہے جی، اور اس میں ٹوٹل تفصیل میں ان کو جواب دیا گیا ہے اور دیگر عملے کا میں نے بتا دیا ان کو جی، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب، جی جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر، زما سپیلیمنټری کوئسچن دے په دیکښې، یو خو دا چې د دې ډیپارټمنټ سټاف چې دے هغې د تیرو دریو کالو نه په هړتال باندې دے، ورکر ویلفیئر بورډ هغوې ته تنخوا ګانې نه ملاویږی او دلته چې کوم تفصیلات راغلل نو هغکښې حالات داسې څم نه دی، او بل دا جی چې میډم سپیکر، ډیر Important کوئسچنے راځی په تعلیمی ایمرجنسی، پرون په تعلیم باندې بحث وو تعلیم منسټر صاحب نن بیا نیشته، نو مونږه دے اسمبلئی کښې، زمونږ د راتلو څه مقصد دے؟ چې بیا متعلقه منسټر صاحب نه وی او دومره ایمرجنسی، Important کوسئچنے راځی هغې باندې ډ سکشن پرون ټوله صوبه چې کوم دے په سړکونو باندې وه، آو نن صورتحال د اسمبلئې دا دے، زه ډیر د تشویش اظهار کومه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تاسو پرون خبره نه وه کړے نو نن مو ټک راکه هغه برابر شو Any way مفتی جانان صاحب دا عارف صاحب وائی چې دا کوئسچنز راځی۔۔۔۔

مفتی سید جانان: میډم، مونږ او تاسو ټول سکولونو نه خبر یو خو دا ما چرته دنیا کښې نه دی لیدلی چې یو سکول به پچاس استاذان او باسټھ ورکښې نور ملازمین وی، دا نور ملازمین څه شے دی؟ باسټھ، یو چوکیدار وی، مالی وی نائب قاصد وی پینځه وی، شپږ وی نو چې سکول کښې تیس استاذان وی او باسټھ ورکښې دیګر ملازمین وی دا به چې شے، منسټر صاحب زما ګمان دا دے

چې دوئ ته صحیح صورتحال نه دے معلوم، زما به دا گزارش وی چې دا زما دا سوال دے کمیټئی ته لاړ شی، تاسو پخپله باندې اوګورئی، تاسو انصاف څائې کښې ناست یو تاسو انصاف اوکړی، که سکول کښې لس، پنځوس به استاذان وی او دوه شپیته به پکښې نوره عمله وی په دې خو زه نه پوهیږم زما به درخواست وی چې دا د کمیټی ته لاړ شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف صاحب، شاه فرمان صاحب، ستاسو Attention به دے غواړم چې May be I need your help in the answering of this question.، عارف یوسف ئې ورکوی خو May be چه تاسو د دې کوئسچن جواب Augment کړے چې عارف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، یہ اس طرح ہے کہ دیکھیں جو سوال کیا گیا ہے اس کا تو ہم نے مکمل تفصیل سے جواب بھی دے دیا ہے اور دوسرا ان کو دیگر کا نہیں پتہ تھا وہ بھی بتا دیا ہے، دوسری یہ بات ہے کہ یہاں پہ صرف یہ نہیں ہوتے، اس کے علاوہ لائبریرین بھی ہوتے ہیں، کافی اس میں لوگ ہوتے ہیں اور پھر اگر ان کی تسلی نہیں ہے تو یہ میرے ساتھ، بالکل یہاں پر سیکرٹری صاحب کو بلا لیتا ہوں، ان سے بیٹھ کے میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ جو خاص طور پہ ان کا اس لئے کہ ٹوٹل جواب تو ان کو مل گیا ہے، اس لئے میں ان کو کہنا چاہ رہا ہوں کہ اس میں بعض لوگوں کو نکالا بھی گیا تھا اور ان کی باقاعدہ کمیٹیاں بھی بنی تھیں اور تین دفعہ کمیٹیاں بنی ہیں اور اس میں کافی لوگوں کو نکالا بھی گیا ہے، تو یہ جو مفتی صاحب ہیں انہوں نے آگے جو کوئسچنز کئے ہوئے ہیں اس میں وہ ڈیٹیل بھی ہم لوگوں نے باقاعدہ مکمل لگائی ہوئی ہے۔

محترمہ پٹی سپیکر: مفتی صاحب، دا سې به اکړو-----

ایک رکن: میڈم سپیکر-----

Madam Deputy Speaker: Just one minute. Let me answer him.

مفتی سید جانان: که نور تفصیل ته لاړ شو دغې کښې ډیرے خبرے دی زه هغې تفصیل نه بیا نه ویم، زه دا گزارش کوم چې دا مونږ څه بله دنیا کښې خو نه اوسو کنه ووټنګ که، نه وی نو په دې باندې د ووټنګ اوشی، دا د سټینډنګ کمیټی ته لاړ شی هلته به زه ثابتوؤمه ما ته د دا اوښائی چې څه شے دی؟ ووټنګ د اوشی ورباندې۔

محترمہ پٹی سپیکر: جی شاہ فرمان صاحب، انیسہ بی بی، اب تو آپ اپوزیشن کی ہیں لیکن Till one week back you were Minister of the this, I know، آپ ہمارے Positive میں نہیں دیں گی، اب تو Like, till very late you were Minister of this department.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: بہت افسوس ہے، Madam, I am very sorry کہ آپ نے مجھے، یہ ریمارکس میں بالکل Expect نہیں کر رہی تھی کہ آپ ہمارے Positive میں نہیں دیں گی، کل میں نے آپ کو کہا تھا قومی وطن پارٹی اپوزیشن بینچز میں ہے لیکن ہم Healthy criticism کریں گے اور Opposition for the sack of opposition نہیں کریں گے (تالیاں) (تالیاں) تو میں چاہونگی کہ آپ کم از کم-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی، I was so happy yesterday جب آپ نے یہ کہا کہ ہم Healthy criticism کریں گے، Honestly، میرے دل میں آپ کے لئے اتنی عزت، لیکن You are the person کہ آپ نے واک آؤٹ کیا نا تو۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میں نے توان کے ساتھ Solidarity کا اظہار کیا تھا، اگر یہ غیر پارلیمانی ہے تو پھر آپ بھی کسی دن اپوزیشن میں بیٹھیں گی، میں نے تو Solidarity کے لئے ایک ٹوکن واک آؤٹ کیا، آپ نے اس سے پہلے کہ ہمیں کوئی منانے آتا جو Tradition ہے آپ نے اجلاس وہ کر دیا۔

Madam Deputy Speaker: Never.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: وہ بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے منسٹرز صاحبان بیٹھے تھے And we came to know کہ آپ نے-----

محترمہ پٹی سپیکر: اچھا اس ڈیٹیل میں نہیں جاتے ہیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اچھا ٹھیک ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیکن میں نے دو دفعہ لوگوں کو بھیجا ہے، دو دفعہ، شاہ فرمان صاحب آپ اس کا جواب دے دیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی اب آپ مجھے حکم کریں، میڈم آپ مجھے بتائیں آپ کیا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، شاہ فرمان صاحب، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ): میڈم سپیکر، یہ مفتی صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے یہ بڑا Important بھی ہے اور مفتی صاحب نے ایک بات کی ہے کہ مجھے بہت ساری ڈیٹیل کا پتہ ہے لیکن میں اس پہ کمنٹ بھی نہیں کرنا چاہتا، اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر جو کچھ ہوا ہے وہ انیسہ بی بی کو بھی پتہ ہے کہ اس کے اندر نیب نے اتنی انکوائریاں کی ہوئی ہیں، لوگ جیلوں کے اندر ہیں، ہزاروں کی ہزاروں بھرتیاں غیر قانونی Declared ہیں، اس کے اندر ایک طریقہ کار سے Fresh appointment ہوئی ہیں، ایک ڈسٹرکٹ، ایک حلقے سے پورے خیبر پختونخوا کے لیبر سکولز کے لئے لوگ بھرتی ہوئے ہوئے ہیں، جب میں لیبر منسٹر تھا تو میں نے صرف یہ ریکویسٹ کی تھی کہ جو جو ٹیچرز ہیں وہ اپنے سبجیکٹ میں این ٹی ایس دے کر اپنے آپ کو کنفرم کرا دیں، اس سے بھی انکار ہوا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ Completely پراونشل گورنمنٹ کے اختیار میں نہیں ہے، اس کی فنڈنگ فیڈرل گورنمنٹ سے ہوتی ہے تو ساری چیزیں ہم فیڈرل گورنمنٹ سے Approve کراتے ہیں، لیکن میں مفتی صاحب کے ساتھ بیٹھ کے ان کو بتاؤنگا کہ کون کونسی پوزیشن کدھر ہے، کس سٹیج کے اوپر ہے، اس کے اندر ٹرانسپورٹ کے ٹھیکے تھے، جب میں منسٹر تھا تو ختم کئے گئے، اس کے اندر یونیفارم کے لئے ٹھیکے تھے، جب میں منسٹر بنا تو ختم کئے گئے، میڈم سپیکر، اس کے اندر ایک ہی بورڈ کے اندر یہ سٹوڈنٹس Appear ہوتے ہیں اور Difference books رکھی گئیں تھیں، اس لئے کہ وہ Books مارکیٹ میں نہ ملیں اور ٹھیکے پہ دی جائیں، اس کے اندر جو کرپشن کا سلسلہ ہے وہ نیب کے اندر بھی ہے، عدالت کے اندر بھی ہے جو Rectification پراونشل گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے میں سمجھتا ہوں کہ انیسہ بی بی نے بھی اس کے اندر بڑا کام کیا ہوا ہے She knows it لیکن اس وقت ذمہ داری ہماری ہے، میں چاہتا ہوں کہ مفتی صاحب سے بیٹھ کے ان کی بات میں سنوں اور جو حقیقت ہے ان کو میں بتاؤں، یہ ایک Simple question نہیں ہے کہ ایک Simple question انہوں نے اٹھایا اور اس کے اندر وہ سارے جوابات ہوں گے، پورا ڈیپارٹمنٹ اگر یہ سمجھتے ہیں اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اگر 62 اس کے اندر سٹوڈنٹس ہیں، کئی سکولز ایسے ہیں کہ جہاں سٹاف اور ٹیچرز سٹوڈنٹس سے زیادہ ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس نے کرایا، یہ کیسے ہوا، اس کے اوپر نیب کی کیا آبزرویشنز ہیں، انکوائری کس سٹیج پہ ہے، کس کس کے خلاف ہے، کتنی کرپشن ہوئی ہے؟ اور میں مفتی صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ

سوال کرنے سے پہلے آپ کو جتنی معلومات ہیں برائے کرم اس کے اوپر بھی کمنٹ کریں کہ اس گورنمنٹ کی کیانااہلی ہے، یا کیا وہ غلط کیا ہے، یا اس سے پہلے گورنمنٹ کے اندر کیا ہوا ہے؟ یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ صرف اس گورنمنٹ کے اوپر اعتراض کریں، جو آپ ایک بیک گراؤنڈ میں بات کریں تو Simple سوال نہیں ہے، میں مفتی صاحب سے بیٹھ کے بات کرنا چاہتا ہوں اور ان سے رہنمائی بھی حاصل کرنا چاہونگا کہ کون سے Steps لئے جائیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی مفتی صاحب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم سپیکر، میں بھی ایک بات۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Regarding this one?

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو میڈم، بنیادی طور پہ جو شاہ فرمان صاحب کہہ رہے ہیں وہ انہوں نے اس کی جو ایک لسٹ ہے وہ بیان کی ہے، جو اصل چیز ہے ہم نے اس کو تین سٹیجز پہ Rationalize کیا ہے، مطلب ہے اس کو Basically پہلے نیب نے اس کی Investigation کی ہے، اس کے اندر ریگولر بھی ہے جو کہ بہت، 2000 سے یہ آرہے ہیں اور اس میں Contract employees بھی ہیں، Unfortunately اس کے اندر ہمارے لئے جو Complication ہیں وہ یہ کہ بہت سارے اس وقت Matters جو ہیں وہ نیب کے پاس، Till under investigation، وہ ریکارڈ ان کے پاس ہے اور وہ کیسز Already چل رہے ہیں، اس پہ ریفرنسز ہیں اس کے باوجود جو بڑا پرابلم شاہ فرمان صاحب نے بتایا کہ اس کی فنڈنگ آتی ہے فیڈرل گورنمنٹ سے، فیڈرل گورنمنٹ بھی جو ورکرز ویلفیئر فنڈ ہے اس کے اندر سے ہمیں اپنا شیئر ملتا ہے، فیڈرل گورنمنٹ کا ایک بہت بڑا میں سمجھتی ہوں کہ ایک افسوس کا مقام ہے اور ہم اس کے اوپر ہمیشہ یہ بات کرتے رہے ہیں کہ وہاں پہ انہوں نے چونکہ فیڈرل فنانس ڈویژن سے ہو کے یہ پیسہ آتا ہے، اصولاً تو اس کو تقسیم کر دینا چاہیئے، لیکن فیڈرل فنانس ڈویژن سے ریلیز نہیں ہو رہی، پورے پچھلے سال جو کہ آپ کا Sanctioned amount ہے وہ دسمبر تک انہوں نے نہیں ریلیز کیا، میں نے، یعنی اپنی حتی الامکان اس میں چیف منسٹر صاحب نے بھی ہماری بہت مدد کی اور ہم لوگ

Highest levelتک اس کو لے کے گئے، انہوں نے وہاں پہ جا کر سی سی آئی کے فورم پہ بھی اس کو ایک ٹائم پہ اس کو لے کر گئے اس ایشو کو، لیکن وہ ریلیز کا سلسلہ شروع ہوا لیکن For some reasons فیڈرل گورنمنٹ وہ ریلیزز ریگولر نہیں کرتی، اس لئے تنخواہوں کے مسئلے بھی ہیں اور ٹیچرز زیادہ، پھر کنٹریکٹ اور ریگولر میں ہم نے تو اپنی طرف سے اس دفعہ 30 جون 2017 تک سب کو تنخواہیں دے کر ہم نے یہ کہا کہ اب ہم ایک Exam لے کر نئے ریگولر بنیادوں پہ رکھیں گے، لیکن وہاں پہ پھر جو ایک اور چیز ہے جو ہم سے بھی بڑی پاور ہے، وہ ہے کورٹ آف لاء، عدالت نے ان کو یہ حکم دیا کہ آپ ان سب لوگوں کو آگے مزید ریگولر کریں، لہذا پھر یہاں بورڈ نے ریگولر کر دیا ان سب کو ایک سال کے لئے، اور Extensionدی، اب اس کا سب سے بڑا میں مفتی صاحب کی بات کے ساتھ اتفاق کرتی ہوں کہ اس میں بہت سی چیزیں ٹھیک ہونی ہیں لیکن یا تو یہ Exclusivelyہمارے پاس ہو، پراونس کے پاس آنا مکمل طور پر یہ ہمارے Interest میں نہیں ہے، اس لئے کہ خیبر پختونخوا کی جو Contributionہے اگر اب دیکھا جائے صوبے کے حوالے سے ہماری Industrialization یہاں پہ بہت وہ ہے، دگرگوں حالت میں ہے، ہمارے پاس یہاں پہ لیبر زیادہ تر نقل مکانی کر کے کراچی میں، سندھ میں، لاہور میں، اسلام آباد Evenبلوچستان تک ہماری ساری لیبر جا رہی ہے وہ Count میں نہیں آتی یا تو وہ ان کی فیمیلز تو ساری یہاں صوبے میں رہتی ہیں تو اگر وہ وہاں سے ان کی Contributions count کرتے ہیں تو اس کو خیبر پختونخوا کی حیثیت سے نہیں بلکہ وہ سندھ کی یا پنجاب کی Contributions میں آتی ہے تو یا تو ہم نے ان سے یہ کئی دفعہ میری کوشش تھی کہ ہم ایک سروے Conductکریں کہ خیبر پختونخوا کے کتنے مزدور دوسرے صوبوں میں کام کر رہے ہیں؟ تاکہ ہم ان کی Contributions بھی کم از کم Claimکریں تو یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں پنجاب، سندھ نے اپنی طرف سے Actکر کے اس کو Provincialize کر دیا، اٹھارہویں ترمیم کے بعد ہم لوگوں نے اس کو Resistکیا، اس ہاؤس نے ریزولیوشن پاس کر کے EOBI اور مرکز ویلفیئر فنڈ کو، ہم نے دونوں کو کہا کہ یہ مرکز کے پاس ہونا چاہیئے چونکہ اس طرح ہمارے صوبے کو نقصان ہے وہ بڑے صوبے ہیں ان کے پاس Industrial base بھی ہے، وہاں پہ کارخانے چل رہے ہیں، کراچی پورٹ سٹی ہے ان کو وہ Edge بھی حاصل ہے، اس لئے یہاں پہ اس وقت ہمارے Interest

میں ہے کہ یہ وہاں پہ مرکز میں رہے اور مرکز ہمیں تقسیم کرے تو اس لحاظ سے تو یہ ہم شکر الحمداللہ بلوچستان نے بھی ہمارے ساتھ وہ کیا اور اس کی بنیاد پر یہ پرائم منسٹر نے ایک ہائر لیول کمیٹی بنائی اور اب یہ کورٹ میں ہے وہاں پہ بھی مرکز میں ہمارا Interest یہ ہے کہ یہاں پہ مرکز ویلفیئر بورڈ اٹانومس ہے وہ اس کے پاس یہ اختیار ہے وہ اس کو بہتر کر رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ آپ نے دیکھا ہم نے اس کی تمام Missing facilities کو سکولوں کی حالت کو دوبارہ اٹھایا ہے اور کوشش یہ ہے کہ اس دفعہ ایک انہوں نے جو ہمیں جو سیکرٹری ورکرز، چیئرمین ورکرز ویلفیئر فنڈ میں جو فیڈرل سیکرٹری ہیومن ریسورس ڈیویلپمنٹ ہے انہوں نے ہمیں ایک طریقہ بتایا اور ان کی وہاں جو گورننگ باڈی جس کے پاس اختیار ہے اس نے یہ In writing اپنے Minutes میں بھیجا ہے کہ آپ لوگ یہاں پہ ایک Transparent Committee بنائیں، جو بھی طریقہ کرتے ہیں ان لوگوں کے Exams لیں اور ریگولر بنیادوں پر ان کو لیکر آئیں، یہی اس کا حل ہے لیکن اب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے ان کو Extension دے دی ہے ایک سال کی، اس دوران یہ فیصلے ہونے ہیں اور میرا خیال ہے جو بھی لیبر منسٹر ہو گا، فی الحال تو چیف منسٹر صاحب کے پاس Portfolio ہے، He or she should pay this matter up اور اس کو کریں، ویسے میں زیادہ چاہتی ہوں اس میں کوئی بڑی بری بات نہیں ہے اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اور بھی ہم میں جو بھی ہے، کمیٹی سے گھبرانا نہیں چاہیئے یہ چیزیں سامنے اور بھی ڈیٹیل میں آجائیں گی، گورنمنٹ کے بھی انٹرسٹ میں ہے، There is no harm in it اور لیبر کمیٹی جعفر شاہ صاحب جو ہیں وہ اس کو ہیڈ کرتے ہیں وہ بڑا، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عارف صاحب، Let say اگر کمیٹی میں جائے تو پھر تو، عارف صاحب، عارف صاحب بات کرلیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے قانون: ایک میں گزارش کروں گا اس کے بعد پھر جیسے مناسب سمجھیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ابھی آپ، عارف صاحب کے بعد آپ کے پاس، I will come back to you

جی، عارف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: ایک چھوٹی سی گزارش کرتا ہوں، اس کے بعد میڈم نے بڑی تفصیل میں بتایا میرے خیال میں اس سے زیادہ تفصیل کی ضرورت بھی نہیں ہے، یہاں تک کہ اس کا بجٹ بھی مرکز سے ہوتا ہے، اس کا یہ نہیں ہے کہ ہمارا ہوتا ہے وہاں سے ہوتا ہے اور اس میں جس طریقے سے سکولوں سے کوئی بہتر کیا گیا ہے وہ پتہ ہے شاہ فرمان صاحب کو بھی، اس میں جتنے لوگوں کا اس ٹائم بھی کام ہوا ہے اور ابھی بھی کام ہوا ہے اور 2017 میں یہ ویسے بھی کنٹریکٹ پر ہیں تو یہ اگر اس طرح ہی رکھیں کہ دو ہزار یہ کنٹریکٹ پر ہیں آگے پھر یہ نہیں ہوگا، یہ ہوں گے ہی نہیں اور اس میں دوسرا یہ کہ اگر مفتی جانان صاحب نہیں، ہم خود یہ کہتے ہیں کہ اگر کہیں پہ کرپشن ہے تو وہ ختم ہونی چاہیئے، جہاں پہ غلطیاں ہیں ان کو ٹھیک ہونا چاہیئے تو وہ ہم بالکل مفتی جانان صاحب کو اس میں مانتے ہیں، ویسے بھی اب یہ ختم ہو جائے گا اس میں بیٹھ کر ان سے بات بھی کر لیں گے ویسے ہی ختم ہو جائیں گے یہ والے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ستار صاحب، ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو میڈم، بڑا اہم موضوع میرا یہ ہے چونکہ میں اس لئے اٹھا ہوں آج کہ میں اپنے ہاؤس کو Input دینا چاہتا ہوں، پچھلی گورنمنٹ میں اس کمیٹی میں میں بھی رہا ہوں اس میں اور اس سبجیکٹ پہ جو مشکلات پیش آرہی ہیں ہمیں خاص کر لیبر، اس میں پورے صوبے کو اس میں ہم نے تھوڑا کام کیا تھا، اس بار بھی ہم اس پہ کام کر رہے ہیں، لہذا ہمارے سامنے، میں اس کمیٹی کی رپورٹ اس ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں میڈم، کہ After eighteenth amendment یہ واحد شعبہ ہے انڈسٹری میں یہ جو ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ساتھ منسلک جتنے بھی سوشل سیکورٹی کے ادارے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ستار صاحب یہ ضمنی کوسچن آرہے ہیں تو پلیز۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: میں آرہا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Just brunch of the matter, what is، کیونکہ ٹائم کم ہے۔

جناب عبدالستار خان: میں آرہا ہوں، میں آرہا ہوں، کوئی شوق نہیں ہے میرا، میرا کوئی سوال نہیں ہے میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں۔

جناب عبدالستار خان: اس میں جو بات ہمارے سامنے آئی تھی وہ ہے کہ صرف اسی ایک شعبے میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد اگر یہ سبجیکٹ پورے صوبے کو Devolve ہو جائے تو اس میں ہمارے صوبے کو بہت بڑا نقصان ہے، اس کمیٹی کی بات کر رہا ہوں میں جس پہ ہم نے کام کیا تھا اسی موضوع پہ، لہذا میڈم نے جو بات کی ہے اس کی میں تائید بھی کرتا ہوں اور انڈسٹری میں یہ ورکرز ویلفیئر بورڈ اور اس سے منسلک جتنے بھی سوشل سیکورٹی کے ادارے ہیں ایجوکیشن اور ہیلتھ میں، چونکہ بجٹ وفاق سے آتا ہے اگر یہ Devolve ہوا۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sattar Sahib, sorry to cut you, but انیسہ بی بی نے اے ٹو زیڈ سارا بتا دیا ہے Now the question is whether it should go to the Committee or not? عارف صاحب سے میں۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: ایک منٹ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب عبدالستار خان: میں بھی استدعا کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے اس پہ ہم غور کرتے ہیں اور اس کے بعد اس کو یہاں لایا جائے۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، میری تو بس یہ ریکویسٹ تھی کہ اس میں ویسے بھی ملازمت کنٹریکٹ پہ ختم ہو جائیں گے اس کے بعد بھی اگر وہ اصرار کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم سپیکر، علی محمد ایم این اے ملاکنڈ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: علی محمد صاحب کو تو میں نے کہا کہ You are star تو اس نے مجھے غصہ کیا، کہاں بیٹھا ہے؟ You are welcome, I requested you to come and you did not اب آئے ہیں تو چلیں اسلام و علیکم، او کے، اچھا جی۔ Is it the desire of the House that Question No. 5212, asked by the honourable Member, may be referred to the committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned committee. Next Question, ji Sheeraz Khan, Question No. 5245, Sheeraz Khan,

نہیں ہیں، Lapsed۔

ایک رکن: وہ ہیں جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سوری، او کے، اپنی سیٹ پر بیٹھا کریں نا جی شیراز خان، 5245۔

* 5245 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر صنعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے اب تک انڈسٹریل اسٹیٹ گدون، ضلع صوابی میں مختلف کیٹگریز میں تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، سکونت، قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت) (جواب معاون خصوصی برائے قانون نے پڑھا):

(الف) خیبر پختونخوا اکنامک زون ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی 2015 میں ایک غیر منافع بخش ادارے کے طور پر وجود میں آئی، ادارے میں 2015 کے بعد تعیناتیاں شروع ہوئیں۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

KPEZDMC Gadoon Office, Gadoon –Emp List

S.No	Name	Desgination	Department	Duty Location	Joining Date	Qualification	Experience	Locality
1	Mohmmad Rafiq	Asstant Manager Estate Officer	Commercial	Gaddon Office, KPEZDMC	23-Jan-17	MBA	17 years	Swabi
2	Riaz Ahmad	Senior Executive Construction	Technical	Gadoon Office, KPEZDC	1-Nov-16	DAE Civil	19 years	Swabi
3	Shah Rehman	Senior Excutive Construction	Technical	Gadon Office, KPEZDMC	1-Nov-16	DAE Civil	4 years	Peshawar
4	Javed Zaman	Senior Executive HR	HR and Admin	Gaddon Office, KPEZDMC	7-Nov-16	Double Masters	16 years	Buner
5	Irshad Noor	House Keeper	HR and Admin	Gaddon Office, KPEZDMC	18-Nov-16	Matriculation	2 years	Swabi

6	Khalid Usman	Land Executive	Land	Gaddon Office, KPEZDMC	22-Nov-16	MA	9 years	Karak
7	Tahir Ahmed	Assistant Manager Internal Audit	Internal Audit	Gaddon Office, KPEZDMC	6-Mar-17	CA. Charted Accountant	12 years	Swabi
8	Kamran Ahmad	Finance Executive	Finance	Gaddon Office, KPEZDMC	13-Apr-17	BBA (Hons)	7 years	Karak
9	Raees Ahmad	Office Attendent	HR and Admin	Gaddon Office, KPEZDMC	1-Nov-16	Middle	2 years	Swabi

جناب محمد شیراز: شکریہ میڈم۔ میڈم، میں نے جو کوسچن کیا تھا اس میں انہوں نے جو جوابات دیئے ہیں اس میں سیریل نمبر تین پہ انہوں نے یہ ٹیکنیکل ڈپلومے والا پشاور سے آدمی لیا ہے، میں اس ہاؤس سے اور آپ کی وساطت سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آیا PK-36 میں یا ضلع صوابی میں سول ڈپلومے والا بندہ نہیں تھا؟ اسی طرح نمبر نو پر آفس اٹینڈنٹ انہوں نے صوابی لکھا ہے، اصل میں گدون سٹیٹ جو ہے وہ PK-36 صوابی میں ہے تو اس میں یہ نو نمبر پہ انہوں نے جو آفس اٹینڈنٹ لیا ہے وہ مڈل پاس ہے، آیا PK-36 میں مڈل پاس، مڈل پاس آفس اٹینڈنٹ نہیں تھا؟ اسی طرح دیگر جو ہے ان چار سالوں میں خواہ وہ پرائمری سکولز ہیں یا آفس ہیں اس میں کئی لوگ گدون سٹیٹ میں کوئی چوکیدار، اسی طرح ٹیوب ویل آپریٹر ریٹائرڈ ہوئے ہیں، آیا وہ PK-36 میں ان لوگوں کا حق نہیں تھا، اس کی وضاحت نہیں دی گئی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: شکریہ میڈم۔ میڈم، یہ انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ 2013 سے اب تک کتنے لوگوں کو لیا گیا ہے صوابی گدون امازئی میں؟ تو اس کا ہم نے تو یہ ایک ڈیٹیل اس میں جواب دے دیا ہے، اس میں تقریباً نو، ان کے اصل میں دو کوسچن ہیں، دوسرا بھی اسی سے Related ہے تو اگر اس کو بھی ساتھ کرلیں تو دونوں کا ایک ساتھ ہی اس میں کرلیں، شیراز صاحب کا یہ کوسچن نمبر 5586، دو کوسچنز ان کے ہیں، اس کا چلیں میں بتا دیتا ہوں اس کا، اس میں یہ ہے کہ یہ انہوں نے جو ڈیٹیل مانگی ہے ابھی تک وہاں پہ تقریباً کوئی نو لوگوں کو وہاں پہ بھرتی کیا گیا ہے اور جن کی لسٹ ہم نے ڈیٹیل میں لگائی ہے اور اس وقت جو ریکوائرمنٹ جو اخبار میں طریقہ کار دیا گیا تھا اس کے مطابق جو جو درخواستیں آئی تھیں اور اس کے مطابق کیا گیا ہے جی، کوئی اس میں غلطی نہیں کی گئی ہے نہ کوئی اس میں غیر قانونی کام کیا گیا ہے، اگر آپ کے پاس کوئی

ہے اس طرح اخبار تو آپ بتادیں، ہم کر لیں گے، لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا، جو اس وقت جو طریقہ کار ہوا تھا اس کے مطابق یہ نو لوگوں کو، نو لوگ اس ٹائم کام کر رہے ہیں یہاں پر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر، اس سے بڑی زیادتی کی ہے کہ صرف انہوں نے ایک کلاس فور جو ہے آفس اٹینڈنٹ دیا ہے، میرے ذہن میں یہ بات ہے کہ پانچ چھ لوگ جو ہے وہ مختلف کیٹیگری میں بھرتی ہوئے ہیں، یہ میرا بھائی کہتا ہے کہ ہم نے جو اشتہار دیا تھا جن لوگوں نے اپلائی کیا ہے، میں اس میں خود گواہ ہوں، اس وقت میرے خیال میں کریم خان سے میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ ریٹائرڈ سن کوٹہ وہ معذور بھی تھا کہ کم از کم اس کو بھی ایڈجسٹ کیا جائے، یہ سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، ایم پی اے صاحب، اب ایم پی اے صاحب ہیں اس وقت ان کے ساتھ، تو میری گزارش یہ ہے کہ اس غلط بیانی سے اس ہاؤس کو کیوں گمراہ کیا جارہا ہے؟ یہ ایک دن نہیں ہے، ہر ایک چیز میں اسی طرح کے انہوں نے یہ کام جو ہے تو میرا یہ ایک عارف صاحب سے سوال ہے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عارف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، یہ میرے خیال میں شاید ان کے حلقے کا کوئی اس میں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری؟ نوابزادہ صاحب کہ صاحبزادہ صاحب کہ خانزادہ صاحب، کوم یو؟ نوابزادہ صاحب، ان کا مائیک آن کردیں جی، نوابزادہ صاحب، سپلیمنٹری پوچھ رہے ہیں جی، ولی محمد، جی۔

نوابزادہ ولی محمد خان: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میری گزارش یہی ہے جناب منسٹر صاحب سے یہی سوال ہے کہ 2005 میں بٹگرام میں ایک وڈ انڈسٹری، ایک سنٹر بنا ہوا ہے، اور اس کے تقریباً یہ دس سال قریب ہو گئے ہیں، ابھی تک اس میں نہ کوئی بلڈنگ بنی ہے نہ کوئی مشینری ہے اس میں، نہ کوئی سٹاف، اس کا مطلب یہ ہے، میں نے کئی دفعہ ڈائریکٹر صاحب سے اور ان سے ریکویسٹ کی جو پہلے ایڈوائزر جناب عبدالکریم صاحب سے بھی میں نے ریکویسٹ کی، لیکن آج تک اس کا کوئی حل نہیں ہے، بلڈنگ ویسے گورنمنٹ کے پیسے ضائع ہو رہے ہیں اور وہاں پہ کوئی اس میں کام نہیں ہوا ہے ابھی تک، دس سال ہو گئے ہیں وہ بلڈنگ

وہاں پہ پڑی ہے، میں منسٹر صاحب سے وضاحت چاہتا ہوں کہ وہ وضاحت کریں گے کہ کیا وجہ ہے، اس میں کیا مسئلہ ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عارف صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے قانون</u>: میڈم، یہ کوئسچن جو انہوں نے کیا ہے تو میرے خیال میں اس کی ڈیٹیل تو اس وقت ہمارے پاس نہیں ہے، یہ فریش کوئسچن ان کا بنتا ہے، کوئی خاص انڈسٹری کے بارے میں یہ پوچھ رہے ہیں، کسی Particular انڈسٹری کے بارے میں، تو وہ یہ ہمیں بتا دیں، ویسے اسمبلی 'آورز' کے بعد ان سے جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ ہے ان کو بلا کے ان کو بتا دوں گا، لیکن یہ سپلیمنٹری کوئسچن وہ اس کے ساتھ کوئی اس کا تعلق ہو اور اگر کوئی لیبر کا مسئلہ ہے، یہ کسی انڈسٹری کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کسی Particular خاص انڈسٹری کے بارے، تو وہ یہ ہمیں سوال کر دیں، فریش کوئسچن جمع کرا دیں، ان کا ہم یہاں پہ Reply دے دیں گے ان کو جی۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نوابزادہ صاحب، آپ کا Question is directly related to a specific industry، تو آپ تو خیر ہے پھر کوئسچن لے آئیں گے لیکن شیراز خان کا پرائمری کوئسچن ہے، شیراز خان، آپ شیراز خان۔

<u>جناب محمد شیراز</u>: میڈم، میری یہ گزارش ہے کہ جس طرح میں نے کہا ہے کہ سول ڈپلومہ والا بندہ پشاور سے لایا گیا ہے، آیا PK-36 میں ضلع صوابی میں سول ڈپلومہ والا کوئی بندہ نہیں تھا؟ اسی طرح سیریل نمبر 8 پہ، فنانس میں جو پانچ لوگ ہوئے ہیں ان کی کوالیفیکیشن ہے بی بی اے، وہ کرک سے لایا گیا ہے، آیا PK-36 میں یا ضلع صوابی میں بی بی اے کوئی نہیں تھا؟ کرک سے بندہ لایا گیا، اسی طرح میں یہ دوسرا، مقامی لوگوں کی کیوں حق تلفی ہوئی ہے؟ کرک والے بھی میرے بھائی ہیں، پشاور والے بھی میرے بھائی ہیں، لیکن میں کہتا ہوں کہ کلاس فور میں بھی زیادتی ہوئی ہے اور اوپر سے تو بھی جن لوگوں کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے میں تو ان کا پوچھ رہا ہوں، یا بقایا چھ آدمی جو کلاس فور بھرتی ہوئے ہیں ان کی باقاعدہ میں نے کہا کہ انہیں سکونت۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عارف صاحب۔

جناب محمد شیراز: صوابی، صوابی سے تو پورا ضلع ہے چھ حلقے ہیں تو میں تو حلقہ PK-36، کہ یہ صوابی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف صاحب کا مائیک آن کر دیں ذرا۔

جناب محمد شیراز: تو پلیز اس کو کمیٹی کو بھیجیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، یہ شیراز صاحب کہہ رہے ہیں کہ تمام کے تمام صوابی سے ہونے چاہئیں، ان کے کہنے کا مطلب یہی ہے تو تمام کے تمام صوابی سے تو نہیں ہو سکتے نا۔ آپ دیکھیں، آپ کے ایک دو تین چار تقریباً کوئی پانچ لوگ نو میں سے پانچ لوگ صوابی سے ہیں تو باقی یہ صوبائی وہ ہے، ایسا ضروری نہیں ہے کہ اس سے کیا جائے، کرک کا بھی حق بنتا ہے، بونیر کا بھی حق بنتا ہے، پشاور کا بھی حق بنتا ہے، ایسی بات نہیں ہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ تمام کے تمام یہ پشاور پھر اس طرح ہو گا تو پشاور جیسے یہاں سیکرٹریٹ میرے حلقے میں ہے میں کہوں گا سارے میرے حلقے کے یہاں پہ لے لو، اس طرح نہیں ہوتا ہے جی، یہ آپ کے پانچ لوگ صوابی سے لئے گئے ہیں، باقی دوسرے حلقوں سے ہیں، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری؟ بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: ہاں، Related, related ہے، بڑی معذرت کے ساتھ کہ منسٹر صاحب جو ہیں جو ہمارے ممبر صاحب ہیں ان کا بڑا جائز اور Genuine issue ہے اور میرے خیال میں وہ بڑے کلیئر الفاظ میں کہہ رہے ہیں کہ گدون انڈسٹریل اسٹیٹ، گدون امازئی یہ جس علاقے میں ہے میرے خیال میں اصولی طور پر بھی اخلاقی طور پہ بھی، یہ کوئی اتنی High profile skilled labour ان لوگوں نے ہائر نہیں کرنی تھی، وہ تو کوالیفیکیشن سے لگ رہا ہے کہ عام لوگوں کو یعنی نو لوگ پروفائل جاب کے لئے وہاں سے اپوائنٹمنٹس کرنی تھی، بجائے اس کے کہ منسٹر صاحب جو ہیں وہ بار بار وہ آنریبل ممبر کے جواب کو ادھر ادھر لے جائیں، یہ مان لیں، ابھی اس سے پہلے پانچ منٹ پہلے شاہ فرمان صاحب نے نیب کے حوالے سے کرپشن کے حوالے سے اتنی بڑی تقریر جھاڑی اور یہ آپ مان نہیں رہے ہیں، یہ تو آپ کو ماننا چاہیئے کہ جو گدون انڈسٹریل سٹیٹ ہے آیا اسی علاقے کے کلاس فور بھرتی ہونے چاہئیں؟ صاف صاف بتائیں کہ سپیکر صاحب نے اپنے حلقے کے، وزیراعلیٰ صاحب نے اپنے حلقے کے، اور پشاور کے منسٹر نے اپنے حلقے کے، وہاں گدون

میں لوگ بھرتی کئے ہیں تو اس سے کیا فائدہ؟ مطلب آپ پھر بتائیں، کرپشن کے آپ لوگ خلاف ہیں، ٹرانسپرنسی آپ لوگ لا رہے ہیں (تالیاں) آپ ٹرانسپرنٹ کام کر رہے ہیں، آپ میریٹ پہ کام کر رہے ہیں تو پھر صاف صاف بتادیں، یہ Genuine مسئلہ ہے ان کا، میرے خیال میں آپ کو ماننا چاہیئے، بجائے اس کے کہ آپ اس کے جواب پہ جواب در جواب اور اس چیز کو سٹریس کرنے جا رہے ہیں، مان لیں آپ، آپ پہ پریشر ہوگا آپ کے حلقے کے لوگوں کا اور آپ نے جا کے صوابی میں ایک حلقے میں ممبر منتخب کا آپ نے استحقاق مجروح کیا اور باہر سے آپ نے لوگوں کو بھرتی کیا ہے تو یہ ماننا چاہیئے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے، بس عارف صاحب، If they won't like۔

<u>معاون خصوصی برائے قانون:</u> میڈم، بابک صاحب نے یہ بڑی اچھی بات کہی ہے، اگر کوئی اس طرح کی بات ہے تو ٹھیک ہے یہ نیب میں درخواست دے دیں، یہ اس طرح اگر نیب کی یہ بات کرتے ہیں تو ٹھیک ہے نیب میں دیتے ہیں، جہاں پہ آپ جانے کے لئے تیار ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم بالکل اس کے لئے جانے کے لئے ہم جواب دیں گے، لیکن یہ ہے کہ صوابی کا انہوں نے کہا ہے، میرے آنریبل ممبر ہیں، میرے بڑے ہیں، میں آپ کی بڑی Respect کرتا ہوں اور ان شاء اللہ کرتا رہوں گا، ایسی کوئی بات نہیں ہے، لیکن یہ ہے کہ یہ دیکھیں اگر یہ نو لوگ ہیں، نو لوگ، پانچ آپ کے ہوئے باقی اس میں ہوئے اور باقاعدہ میرٹ کے اوپر ہوئے ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے، اگر آپ کی انہوں نے، کوئی غلطی کہیں ہوئی ہے آپ مجھے بتائیں، سب سے پہلے میں ان کے پیچھے جاؤں گا اور ان کو ہم بالکل ہٹائیں گے، سختی سے ان کے خلاف ہیں، لیکن بات یہ ہے کہ یہ بالکل، اگر کسی جگہ سے ہوئے ہیں، پشاور کا بھی حق ہے، اس میں بونیر کا بھی ہے، کرک، سارے، تو جی دیکھیں یہ جو گدون کی اگر میں ہسٹری میں جاؤں تو بڑی پرانی گدون کی ہسٹری بنتی ہے، یہ بڑی پہلے سے، کس کس کے دور میں اس پہ ظلم ہوا ہے، کس کس نے، ہم سے پہلے جو حکومتوں نے یہاں پہ جو حشر کیا یہاں کا، کس طریقے سے اس کو ختم کیا گیا ہے، یہ بڑی لمبی ایک بات ہے ادھر ہم نہیں جاتے ہیں، لیکن ابھی 2015 سے ہم لوگوں نے Proper ایک طریقہ کار شروع کیا ہے، آپ کو اس کو Appreciate کرنا چاہیئے اور اگر کوئی آگے لوگ اس میں آتے ہیں ان شاء اللہ ہم آپ کا اس میں ساتھ دیں گے جی اور کوئی اس میں غلطی نہیں ہوئی ہے، یہ باقاعدہ صوبائی سیٹیں تھیں اور صحیح ہوا ہے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اس پہ تو پانچ سپلیمنٹری ہوگئے ہیں I am not going to allow anymore
supplementary , if you want to go it to ، د دغه ،بس بیا ئې اولیږه۔ Do
you want to go to ، د دغه؟ عارف صاحب، I don’t want to take anymore
supplementary. پینځه اوشو ، They want to go. Do you want to

معاون خصوصی برائے قانون: نہیں میڈم، یہ بالکل نہیں جانا چاہیئے، اس کا جواب ادھر تفصیل میں آچکا ہے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضرورت نہیں ہے تو پھر میں سپلیمنٹری لوں گی۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، سپلیمنٹری بالکل لے لیں لیکن جو اس سے Related ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو یہ اگر۔

معاون خصوصی برائے قانون: سپلیمنٹری بھی اس کے اوپر دو تین، According to rules بنتے ہیں اور وہ ہو چکے ہیں جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری تو ہو چکے ہیں But your primary وہ جو ہے وہ شیراز، Concerned about Sheeraz, not about,

جناب محمد شیراز: میڈم، میں تو شروع سے کہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کو بھیجیں، مجھے ویسے لمبی تقریر ان کی نہیں چاہیئے اور اگر ایسی بات ہے تو ووٹنگ کرا لیں، یہ میرا حق ہے، میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، میرے حلقے کے عوام کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف صاحب۔

جناب محمد شیراز: یہ کیوں اس طرح۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، ایک تو اس میں یہ ہے، دیکھیں شیراز صاحب میرے بڑے آنریبل، انہوں نے سوال کیا ہے کہ، یہ ذرا اس کو دیکھ لیں، انہوں نے جو سوال کیا ہے اگر تھوڑا سا ان کے ساتھ میں ٹیکنکل آؤں، انہوں نے سوال کیا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ 2013 میں اب تک انڈسٹریل سٹیٹ گدون میں کے کیٹیگریز میں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف، آپ نے اس کی ہیلپ کرنی ہے جواب میں عارف کے۔

معاون خصوصی برائے قانون: بالکل جی، انہوں نے یہ تعیناتی کا پوچھا ہے کہ کتنے لوگ ہوئے ہیں؟ وہ ہم نے بتایا ہے، نیچے انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ کون کونسے، کہاں کہاں؟ وہ بھی ہم نے تفصیل دے دی ہے، انہوں نے یہ سوال جو کیا ہے، انہوں نے اس سوال میں نہیں پوچھا ہے، یہ سوال میں نہیں ہے، یہ بھی سپلیمنٹری ہے جو بات کر رہے ہیں، ہم نے اس کا بھی جواب دے دیا ہے ان کو۔

جناب محمد علی شاہ: میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری؟ اوکے، باچہ صاحب، باچہ صاحب، محمد علی شاہ باچہ کا مائیک۔

جناب محمد علی شاہ: میډم، ایډوائزر صاحب په خپله دا Agree شو چې یره که دیکښې څه داسې غلط دغه شوې وی، بهرتیانې شوې وی، نو نیب ته د Application ورکړی جی نو چې دوئ دومره نه دغه کیږی چې نیب ته Application ورکوی نو د کمیټۍ نه ولې دوئ یریږی؟ کمیټۍ ته ئې اولیږئ نو کمیټۍ کښې به پته اولګی چې یره آیا دا صحیح شوې دی او که غلط شوی دی؟ د نیب نه نه یریږی او د کمیټۍ نه یریږی نو ما ته خو د دی څه، دا څه جواز نه دے، جناب سپیکر۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: گوہر نواز صاحب، یس، You are from the area، اس لئے میں ٹائم دے رہی ہوں، Otherwise سپلیمنٹری ختم ہے، لیکن آپ کو ٹائم دے رہی ہوں۔

جناب گوہر نواز خان: تھینک یو۔ میڈم سپیکر، میں ہری پور کی انڈسٹری سٹیٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ وہاں بھی یہی صورتحال ہے اور جو کمپنی بنائی گئی ہے ایس ڈی اے کو ختم کر کے، تو میں اس کے حوالے سے یہ بات کروں گا کہ جو کمپنی کے چیئرمین صاحب ہیں یا جو بھی ہے، وہاں پر بھرتیاں کی جا رہی ہیں اور وہ میرا حلقہ ہے، پھر ہری پور ہے، ہری پور کے لوگوں کی زمینیں ہیں، ان لوگوں کو نظرانداز کیا جا رہا ہے، یہی سوال میرا بھی ان سے ہے، صرف اتنی گزارش میں کروں گا کہ آج مجھے اپنے حلقے کے لوگوں نے سپیشل اسمبلی میں اس لئے بھیجا ہے کہ وہاں پر ان کی زمینیں Acquire کی جا رہی ہیں، اگر ان لوگوں کی ہزاروں، تیس ہزار کنال کے اوپر زمین ایکوائر کی جا رہی ہے، میں صرف مختصر اس اسمبلی میں یہ بات بتانا بہت ضروری

سمجھتا ہوں کہ وہاں کی جو زمین ہے اس میں اگر جا کر دیکھیں، بڑی بڑی کھائیاں ہیں اور اس زمین کو یہ کوڑیوں کے بھاؤ لے رہے ہیں اور میری زمین بھی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: گوہر صاحب۔۔۔۔۔

جناب گوہر نواز خان: میں مختصر سی بات کروں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، میں آپ کو ٹائم دوں گی۔

جناب گوہر نواز خان: نہیں بھرتیاں، بھرتیوں کی بات آئیگی اس پر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو ٹائم دوں گی، یہ کوسچن۔۔۔۔۔

جناب گوہر نواز خان: میڈم میں، میڈم سپیکر، میں صرف بھرتیوں کی بات نہیں کر رہا ہوں، ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، زمینیں ان کی لی جا رہی ہیں اور بھرتیاں کہیں اور سے ہو رہی ہیں اور آج بھی اگر آپ وہاں جا کر دیکھیں جی، منسٹر صاحب ہمارے بھائی ہیں، ہمارے 'کولیگ' ہیں، آج ہم یہاں پہ ہیں یہ بھی ہیں، ہو سکتا ہے کل کو کوئی اور ہو، ہو سکتا ہے کل کو کوئی اور حکومت ہو، اس سے بھی یہی سوال کیا جائے گا۔ میڈم، آج آپ جس سیٹ پہ بیٹھی ہیں اگر آپ ہمیں انصاف سے روکیں گی اور اپنے منسٹر صاحب کی فیور کریں گی تو پھر ہم کس کو آواز لگائیں گے، ہم کس سے پوچھیں گے؟ میڈم سپیکر، آپ جس چیئر پر بیٹھی ہیں آپ ہم سب کی نمائندہ ہیں، آپ ہماری سربراہ ہیں تو مہربانی کر کے ہمیں اس پر موقع دیا جائے کہ ہمارے منسٹر صاحب وہ بھی ہمارے بھائی ہیں، ہمارے 'کولیگ' ہیں، اس اسمبلی کا حصہ ہیں، تو ہمارے جو لوگ ہیں، ہمارے علاقے کے جو لوگ ہیں وہ ہماری طرف دیکھتے ہیں، ہم آگے آپ کی طرف دیکھتے ہیں اور منسٹر ہمیں اس کا جواب دیتے ہیں، اس کا جواب یہ نہیں ہے کہ اس کو نیب کو دے دیا جائے، اگر نیب کو دینا ہے آپ کے بعد یہ سلسلہ نیب کی طرف جانا ہے تو جو ہماری کمیٹیاں بنی ہیں ان کو ختم کر کے ان کی جگہ نیب کے بندے بٹھا دیں تاکہ ہم ان کو دے دیا کریں (تالیاں) کہ وہ ادھر ہی اسمبلی کے اندر ہی ہمارا فیصلہ کر دیا کریں، میڈم سپیکر، ہمارے پاس اس وقت وہ زمینیں، زرعی زمینیں، یہ پاکستان زرعی ملک ہے، زرعی زمینوں کو Acquire کیا جا رہا ہے، ایک کمپنی جو آج یہاں پر موجود ہے وہ اس کے چیئرمین، اس کے نمائندے، کرتا دھرتا اس زمین کو کوڑیوں کے بھاؤ لے رہے ہیں، آج اگر ہم اس حکومت میں کچھ نہیں کر

سکتے، کل کو حکومت تبدیل ہوئی تو ہم ان کے خلاف کدھر جائیں گے، پھر ایسی بات نہیں ہے ہمارے ساتھ زیادتی نہ کی جائے، میرے حلقہ انتخاب PK-51 کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے، تیس ہزار کنال لوگوں کی زمین وہاں پر Acquire کی جارہی ہے، چند ہزار روپوں کے عوض ان کی جو کمرشل زمین ہے اس کو بھی یہ لے رہے ہیں، میڈم، اگر نہری زمین وہاں پر نہریں موجود نہیں ہیں تو لے لیں، اگر نہریں موجود ہیں تو اس کو نہ لیں، زرعی زمین کو کس نے کہا ہے آج تک، زرعی زمین کو انڈسٹری کے لئے لیا جارہا ہے، یہ برہان کے پاس، یہ غازی کے پاس پلین ریتیلی زمین ہے اور بالکل پلین ہے اس پر خرچہ بھی نہیں کرنا پڑتا، اس کو کیوں Acquire نہیں کرتے؟ تو مہربانی کر کے یہ میں اسمبلی سے تمام ہاؤس سے، تمام لوگوں سے، تمام اپنے دوستوں سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پہ ہمارا ساتھ دیں اور غریبوں کا ساتھ دیں، یہ اسمبلی انصاف کرے۔

Madam Deputy Speaker: Arif Sahib, I want to finished this Question, I want to finish it.

Special Assistant for Law: Madam, put it in the House.

Madam Deputy Speaker: No more supplementary, Arif Sahib?

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، یہ فیصل صاحب نے، اس پر باقاعدہ ہمارا ایکٹ بھی بنا تھا، اس کے اوپر ہم کام کر رہے ہیں، ایسی بات نہیں ہے، وہ علیحدہ سلسلہ ہے، اگر یہ ان کا مسئلہ ہے، بڑی اچھی بات کی ہے، ہم لوگ اس میں آپ کے ساتھ ہیں، اگر آپ کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں، اور جہاں پہ بھی ہو گی، لیکن یہ ہے کہ اس میں اگر آپ لوگوں کا کہیں وہ ہے، آپ بالکل کوسچن لائیں، اسمبلی میں بحث کے لئے رکھیں، یہ آپ کا صرف مسئلہ نہیں ہے، ایبٹ آباد کے ہمارے کافی یہاں پہ آنریبل ممبرز ہیں وہ تمام، اس دن مشتاق غنی صاحب نے بھی بات کی تھی، اس پر بھی ڈیٹیل میں بات ہوئی ہے، لیکن یہ جو کوسچن یہاں پہ ہے، اس کا ہم نے ڈیٹیل سے جواب دے دیا ہے اس کیس میں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Exactly, you come to that Question، شیراز صاحب کہتے ہیں یہ اس میں جائیں نا۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، نہیں، اس میں میں نے ڈیٹیل میں جواب دے دیا ہے اور بالکل میں اس کے حق میں نہیں ہوں کہ اس کو کمیٹی میں دیا جائے جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Related to this one?، میں باہر نہیں جاؤں گی، اسی کو کسچن میں اگر پوچھنا ہے تو، Otherwise no۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اس کو کمیٹی میں بھیجنے کے متعلق ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اب عارف صاحب Agree نہیں کر رہے، Otherwise اس پہ تو ڈسکشن کافی ہو گئی ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم، آپ ہاؤس کو Put کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کو میں نہیں Put آپ کر سکتی، جی نلوٹھا صاحب، شاہ فرمان۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جناب سپیکر صاحبہ، موور ابھی تک مطمئن نہیں ہوا ہے، منسٹر صاحب کی باتیں کرنے کے باوجود، کلیئرنس دینے کے باوجود موور مطمئن نہیں ہے تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں سپیکر صاحبہ، آپ سے اور آپ کی چیئر سے یہ توقع کرتا ہوں کہ آپ اپنے ممبران اسمبلی کی عزت کا اور استحقاق کا خیال رکھیں گی، اس کوسچن کو آپ Putup کریں، اس ہاؤس کے اندر Putup کریں، اس کے اوپر یہ کمیٹی کے حوالے کروائیں، ہمارا یہ مطالبہ ہے ساری اپوزیشن کا، جوائنٹ اپوزیشن کا یہ مطالبہ ہے کہ اس کو آپ کمیٹی کے حوالے کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عارف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم، اس میں صرف یہ ہمارے شیراز صاحب، انہوں نے اتنی ڈیٹیل میں، میرے خیال میں ایک کوسچن کے اوپر اتنی ڈیٹیل میں بات ہوتی بھی نہیں ہے، جتنی یہاں پہ ہو گئی اور اس کا، انہوں نے جو سوال کیا تھا اس کا ہم نے اسی طریقے سے ڈیٹیل میں جواب بھی دے دیا، یہ صرف ان کا جو پشاور کے اوپر ایک اعتراض ہے وہ بالکل یہ نہیں بنتا ان کا، اس لئے کہ یہ صوبائی وہ تھا، یہ جو گدون امازئی کے اوپر یہ تھا اور وہاں پہ یہ صوبائی سطح پر اس میں یہ سیٹس آتی تھیں، اگر یہ خاص اسی حلقے کی یا ڈسٹرکٹ کی ہوتیں تو علیحدہ بات تھی، تو یہ صوبائی سیٹس تھیں، اس کے مطابق یہ وہاں پر ہوا ہے جی، اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے اور بالکل قانون کے تقاضوں کو پورا کر کے اس کے مطابق کیا گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر، عارف صاحب میرے بھائی ہیں، میری انا کا مسئلہ نہیں ہے، انہوں نے خوامخواہ اس کو انا کا مسئلہ، میرا پشاور کا یا کرک کی بات کرنے کا یہی مقصد ہے کہ میرا علاقہ انتہائی پسماندہ ہے جہاں پہ پانی کی بوند بوند کو لوگ ترس رہے ہیں، وہاں پہ لوگوں نے ڈپلومے کئے ہوئے ہیں، میرا مقصد ہے ہر قسم کے، تعلیم یافتہ لوگ وہاں پہ ہیں، میرا آپ سے یہ مطالبہ ہے کہ آپ کیوں میرے حلقے کے ساتھ، میرے ضلع کے ساتھ کیوں آپ زیادتی کر رہے ہو؟ بات پشاور اور کرک کی اس طرح نہیں ہے، آپ صوابی بتا رہے ہیں، میں PK-36 کی بات کر رہا ہوں، انڈسٹریل سٹیٹ کی بات کر رہا ہوں کہ آپ کرپشن کی بات کرتے ہیں، ہم نے کرپشن کی بھی آپ کے سامنے جو باتیں کی ہیں، آپ نے اس پہ کون سا ایکشن لیا ہوا ہے؟ تو میرا یہ بھائی تو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): میڈم سپیکر، شیراز صاحب سے بات کرتے ہیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خلاف قانون ہے تو رولز، لاء، پالیسی موجود ہوتی ہے، بالکل ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو Probe کرتے ہیں، اگر خلاف قانون ہے تو بالکل ان کو ہٹا دیتے ہیں، بجائے اس کے کہ اس کے اوپر ہاؤس کے اندر اتنا ہو، کلاس فور کے ایشو کے اوپر تو بالکل اگر ان کا جو کنسرن ہے اگر وہ Genuine ہے تو اس کی Legally پوزیشن دیکھ لیتے ہیں، اگر Legally وہ غلط ہے تو پھر ہم بالکل شیراز صاحب کے ساتھ ہیں، اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں کہ اتنی زیادہ ہنگامہ آرائی کی ضرورت بھی نہیں ہے، میں خود ہی انڈسٹریز کے ان کے پاس جا کر بات کروں گا، اگر خلاف قانون کوئی کام ہوا ہے تو ادھر ہی ختم ہو جائے گا، لیکن میڈم سپیکر، ایک حوالے سے میں یہ بات کر دوں کہ جہاں کلاس فور یا اس طرح کے چھوٹے ملازمین ہوں، دوسرے ڈسٹرکٹ میں جا کر ان کو پرفارم کرنا پھر ادھر Survive کرنا، پھر ادھر رہنا، پھر ادھر خرچہ برداشت کرنا، یہ بڑا مشکل ہو جاتا ہے تو Normally بھی اگر ڈسٹرکٹ کی پوسٹ ہیں تو ڈسٹرکٹ کے اندر ہونی چاہئیں، اور اگر ایک غریب آدمی ادھر سے جاتا ہے، ادھر نوکری کرتا ہے تو ادھر بھی سو غریب ہوں گے، In principle he is right، لیکن اچھا ہے ان کے ساتھ بیٹھ کر Sort out کر لیتے ہیں، شیراز خان، کر لیتے ہیں، کر لیتے ہیں شیراز خان۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شیراز خان، آپ کل شاہ فرمان اور عارف یوسف بیٹھ جائیں گے دونوں۔

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر، میں آپ کو پرانی بات کی یاددھانی کرادوں کہ جس وقت جیل خانہ جات میں چھ سونوے یاسات سونوے اس طرح غیر قانونی بھرتیاں ہوئیں تھیں، اس ہاؤس میں بتایا گیا تھا کہ ہم ان لوگوں کو نکالیں گے، انکوائری کریں گے، ان انکوائریوں کا کیا ہوا، اس کا کیوں، آپ کیوں اس ہاؤس کا، ہمارا کیوں استحقاق مجروح کر رہے ہیں، میرا مقصد ہے ان انکوائریوں کا کیا ہوا، یا اس سے پہلے اس ہاؤس میں جو یقین دھانیاں آپ نے کرائیں ہیں ان پہ کون سا عملدر آمد کیا گیا ہے؟ (تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان، شاہ فرمان۔

وزیر آبنوشی: میڈم سپیکر، اگر تو اس کی Legality، آنریبل ممبر اگر اس کی Legality challenge کر رہے ہیں (مداخلت) پلیز، یار آپ مجھے تو بولنے دیں، اگر آنریبل ممبر اس کی Legality challenge کر رہے ہیں تو وہ بھی دیکھ لیتے ہیں، اگر وہ اس Ground کے اوپر بات کرنا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے Candidate صوابی میں بھی ہو سکتے ہیں تو باہر سے کیوں؟ اس کا بھی ہم جائزہ لے لیتے ہیں، تقریر تو خیر انہوں نے کی ہے، ایشو کو Highlight کیا، انہوں نے اپنی ڈیوٹی دی ہے، انہوں نے اپنا کام کیا ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بیٹھ کر اس ایشو پہ اس کی لیگل پوزیشن دیکھ لیتے ہیں کہ کہاں ایشو ہے؟ اس کو Resolve کر دیتے ہیں، یہ میرا نہیں خیال کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات ہے کہ اس کے اوپر آپ اتنا اس کو اچھالیں، جب ہم آپ کو ایشورنس دیتے ہیں شیراز صاحب، تو پھر آپ کو آپ کو Trust کرنا چاہیئے، آپ کو Trust کرنا چاہیئے، میں آپ کو بتاؤں کہ جو آپ نے بات کی اس پہ بیٹھ کر آپ سے بات کر لیتے ہیں، اس کو Sort out کرتے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شیراز خان، اگر آپ کو Satisfy نہیں کیا تو پھر۔۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: میڈم، میری آپ سے ریکویسٹ ہے، میں نے اس ہاؤس کو ریکویسٹ کی ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کو بھیجیں، کیوں آپ اس کو انا کا مسئلہ بنا رہی ہیں؟ اگر جو اس سے پہلے بھی۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان خان۔

وزیر آبنوشی: اچھا کیا کریں؟انیسہ بی بی،انیسہ بی بی بات کریں گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: انیسہ بی بی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: میڈم،اس کا یہ حل ہے کہ یا تو آپ، کمیٹی میں حکومت بضد ہے کہ نہیں پیش کر رہی، تو پھر آپ اس کو کُسچین کو ڈیفر کریں،اس دوران ان کو مطمئن کریں اور اگر وہ مطمئن ہوتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو پھر کو کُسچین واپس آجائے اور تب اس کا ہاؤس Decide کرلے، نہیں اگر وہ مطمئن ان کو کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان خان،شاہ فرمان۔

وزیر آبنوشی: اگر مسئلہ سیٹل کرنا ہے تو ہم نے ایشورنس دے دی ہے،وہ تو بہت سارے ایسے ایشوز ہیں کہ اس کے اوپر ہم بول پڑے تو پھر معاملات اور زیادہ خراب ہو جاتے ہیں (مداخلت) یار ہم چاہتے ہیں کہ ایشو سیٹل کرانے ہوں تو وہ تو ہم نے ایشورنس دے دی ہے، اگر وہ ایسے اس کے اوپر Stand لینا چاہتے ہیں تو اس کے اوپر میڈم،ووٹ کریں،بس بات ختم، یہ جیت جائے تو چلا جائے۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ووٹنگ باندې شاه فرمان۔

وزیر آبنوشی: ہاں،جو کام ٹھیک ہے وہ کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay, lets put it to voting than،پلیز، سیکرٹری صاحب،ووٹنگ کرائیں اس کو کُسچین پہ۔ Is it the desire of the House that Question No. 5245 should be put to the voting? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’. شاہ فرمان،آپ کہاں چلے گئے؟ووٹنگ کے لئے ڈال دیا اور آپ خود غائب ہو گئے۔۔۔۔۔

(شور/تالیاں)

Madam Deputy Speaker: Those who are in favour may stand up on your seats, those who are in favour,

آپ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے حق میں تھے وہ اپنے نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہو گیا، اوکے۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس، (مداخلت) نہیں نہیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ سارے بیٹھ جائیں پلیز، اپوزیشن والے جو ہیں وہ بھی میری بات سنیں گے، ورنہ میں Stap کردونگی۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن والے کھڑے ہو جائیں، ہم Count کر رہے ہیں آپ کو، آپ کھڑے ہو جائیں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ، پلیز۔ Those are against may say 'No'۔

(Pandemonium)

Madam Deputy Speaker: Order in the House, please, let me finish this Question,

آپ لوگ اپوزیشن والے کھڑے ہو جائیں، پہلے ہم آپ کو Count کرتے ہیں، پھر ان کو Count کرتے ہیں، آپ کو Count کرتے ہیں۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ کی Counting کرتے ہیں، پھر ان کی کرتے ہیں، (حکومتی اراکین کو مخاطب کرتے ہوئے) چلیں آپ لوگ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جو اراکین تحریک کے حق میں تھے وہ اپنے نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ کی Counting کر لیتے ہیں، کھڑے ہو جائیں، Count کر لیں، Count کر لیں، Count کر لیں پلیز ذرا، سیکرٹری صاحب! آپ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ گنتی کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہو گیا؟ اچھا، اس سائیڈ پہ 34 ہیں، آپ بیٹھ جائیں۔ (اپوزیشن کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ کھڑے ہو جائیں۔ یہ 34 ہیں۔

(شور)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

Madam Deputy Speaker: Okay, Next Question No. 5246, Mufti Janan Sahib, not present, it lapses. Next Question No. 5248, Mufti Janan Sahib, not present, it lapses. Next one is also Mufti Janan Sahib, Question No. 2250, not present, it lapses. Jafar Shah Sahib, Question No. 2571, not present, it lapses. Next Question No. 5371, Sobia Shahid Sahiba, not present, it lapses. Next Question No. 5372, Sobia Shahid Sahiba, not present, it lapses. Question No. 5586, Sardar Zahoor Sahib, not present, it lapses. Next Question No. 5396, Sobia Shahid Sahiba, not present, it lapses. All the Questions are finished, now we are coming to the agenda and the quoram is complet.

(Interruption)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سارے 34 ہیں، اچھا خیر ہے، شاہ فرمان! آپ ان کو منانے کے لئے جائیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

5246 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ورکنگ فوکس گرائمر سکولوں میں بھرتی شدہ اساتذہ اور دیگر عملے کو مختلف حیلوں بہانوں سے تنگ کیا جارہا ہے، ان کی تنخواہ بند کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2012 سے تاحال مذکورہ سکولوں میں تعینات اساتذہ اور دیگر عملے کی وصول شدہ تنخواہ کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر محنت وافرادی قوت): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔

ورکرز ویلفئر فنڈ اسلام آباد سے فنڈز کی فراہمی پر ان ملازمین کو جون 2017 تک تنخواہیں ادا کی جاچکی ہیں۔

(ب) سال 2012 تاحال مذکورہ سکولوں میں تعینات اساتذہ اور دیگر عملے کی وصول شدہ تنخواہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تنخواہیں
2012-2013	1602749959
2013-2014	1708393310

2014-2015	1604094719
2015-2016	1059666418
2016-2017	1250984380
مجموعی اخراجات	7226888786

5248 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت اور موجودہ دور حکومت میں مختلف ورکنگ فوکس گرائمر سکولوں میں بھرتی شدہ اساتذہ اور دیگر عملے کو چھان بین کے نام پر ملازمتوں سے برطرف کر دیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں سے برخاست شدہ استاتذہ اور عملہ کی تعلیمی قابلیت اور وجہ برخاستگی کی تفصیل سکولز وائز بتائی جائے، نیز چھان بین کے بعد اہل قرار دیئے گئے اساتذہ اور دیگر عملے کی تعلیمی قابلیت وجملہ تعلیمی اسناد کی تفصیل بھی سکول وائز فراہم کی جائے، نیز آیا اہل قرار پائے جانے والے اساتذہ اور دیگر عملہ سفارش کی بنیاد پر دوبارہ تعینات تو نہیں ہوا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر محنت وافرادی قوت): (الف) ورکرز ویلفیئر بورڈ کے سکولوں میں 2437 افراد کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے تھے، جن کی تعلیمی اسناد کی جانچ پڑتال کے لئے ورکرز ویلفیئر بورڈ نے ایک ریشنلائزین کمیٹی بنائی، جس کی رپورٹ کے مطابق 1023 ملازمین کی تقرری قوائد وضوابط کے خلاف کی گئی تھی۔ بعد ازاں ورکرز ویلفیئر بورڈ نے ایک نظرثانی کمیٹی تشکیل دی، جس نے ریشنلائزیشن کمیٹی کی رپورٹ میں مزید چھان بین کی اور 1763 ملازمین کی تعلیمی اسناد اور متعلقہ پوسٹ کے لئے درکار عمر کو درست قرار دیا، جبکہ 674 ملازمین مذکورہ معیار پر پورا نہیں اترے۔ 674 ملازمین نے مذکورہ رپورٹ کے خلاف اپیل کی، ان اپیلوں کی سماعت کے لئے ادارہ ہذا نے ایڈیشنل سیکرٹری، لیبر ڈیپارٹمنٹ کی سربراہی میں 'اپیلیٹ' کمیٹی بنائی، 'اپیلیٹ' کمیٹی نے 674 اپیلوں کی سماعت کے بعد 488 ملازمین کی تعلیمی اسناد اور عمر کی حد کو درست قرار دیا اور یوں کل 2251 ملازمین کو کلیئر قرار دیا گیا، ان کلیئر 2251 ملازمین کو ورکرز ویلفیئر بوڈ خیبر پختونخوا کی 85^{th} بورڈ میٹنگ میں مزید ایک سال توسیع کی سفارش کی گئی ہے۔

(ب) ان ملازمین کی تفصیل جن کو مذکورہ کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تعلیمی اسناد اور عمر کی حد کے مطابق درست قرار نہیں پائے گئے کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2250 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے اور موجودہ حکومت نے مختلف ورکنگ فوکس گرائمر سکولوں میں اساتذہ بھرتی کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان اساتذہ کو قانونی تقاضوں کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبے کے مذکورہ سکولوں میں سابقہ اور موجودہ دور حکومت میں کتنے اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں، ان کی تعداد، پوسٹ، گریڈ اور تنخواجات کی تفصیل ضلع وائز اور سکول وائز فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر محنت وافرادی قوت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جہاں تک اساتذہ کو قانونی طریقہ کار کے مطابق بھرتی کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں صوبائی ورکرز ویلفیئر بورڈ نے تین مختلف کمیٹیاں تشکیل دیں جن کی رپورٹ کی روشنی میں 111 ملازمین مطلوبہ تعلیمی قابلیت، تعلیمی اسناد اور عمر کی حد کے مطابق درست قرار نہیں پائے گئے۔

(ج) موجودہ دور حکومت میں کل 222 اساتذہ بھرتی کئے گئے، جن کو مارچ 2014 میں ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کی ہدایات پر ملازمت سے برخاست کیا گیا، کیونکہ ان کی بھرتی 'بین' پیریڈ میں کی گئی تھی۔

نمبر شمار	پوسٹ	گریڈ	تعداد
1	ایلیمنٹری ٹیچر	14	201
2	ای ایس ٹی	09	21
	کل تعداد		222

تنخواہ جات کی مد میں مجموعی اخراجات 62000000

اسی طرح سابقہ دور حکومت میں مختلف ورکنگ فوکس گرائمر سکولوں میں اساتذہ بھرتی کئے گئے جن کو وفاقی حکومت کے اعلان کے تحت اور ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد اور ورکرز ویلفیئر بورڈ خیبر پختونخواہ کی منظوری کے بعد سال 2011 میں ریگولر کر دیا گیا تاہم 2011 کے بعد تمام اساتذہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں۔

سابقہ دور حکومت میں اساتذہ کی بھرتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	پوسٹ	گریڈ	تعداد
1	ایلیمنٹری ٹیچر	14	1266
2	کامرس ٹیچر	14	26
3	ای ایس ٹی	09	44
4	پی ایس ٹی	08	06
	کل تعداد	1342	

تنخواہ جات کی مد میں مجموعی اخراجات 8877134546

5271 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گذشتہ دور حکومت میں ضلع سوات میں پانچ تحصیل/سب ڈویژنوں کا قیام عمل میں لایا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تحصیل/سب ڈویژنل دفاتر زیادہ تر دور کی عمارات میں قائم ہیں اور جگہ کم ہونے کی وجہ سے عملہ اور شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو بحرین، کبل، چارباغ، خوازہ خیلہ اور بریکوٹ میں تحصیل عمارت کے دفاتر کب تک مکمل کئے جائیں گے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) بحرین، کبل، چارباغ، خوازہ خیلہ اور بریکوٹ میں تحصیل عمارت کے دفاتر تب مکمل کئے جائیں گے جب سکیم کی منظوری ہو گی اور اس میں باقاعدہ فنڈز کی فراہمی یقینی ہو۔

5371 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے سال 17-2016 میں پٹواریوں کی بھرتی/تقرری کی ہے، جو کہ قانون کے مطابق کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ اور امتحان میں پاس ہونے والے سال کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال): (الف) یہ درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان، خیبر پختونخوا نے 2016-17 میں قانون کے مطابق خالی اسامیوں پر پٹواریوں کی تقرریاں کی ہیں۔

(ب) مذکورہ تقرر شدہ پٹواریوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام دسٹرکٹ	نام	ولدیت	پاس شدہ سال
پشاور	محمد عادل	سعد اللہ	2006
"	اظہار اللہ	اسرار خان	"
"	زین خان	گل خان	"
"	محمد ریاض	موصاحب خان	"
"	محمد ماجد	عبدالرشید	"
"	فیاض احمد	ریاض محمد خان	"
"	محمد اشفاق	محمد یعقوب	"
"	سید جاوید شاہ	سید منور شاہ	"
"	اعجاز احمد	صالح محمد	"
"	قیصر خان	گل جلال	"
"	غلام دستگیر	فرید خان	"
"	شیراز	منظور حسین	"
"	عابد اللہ	ملک زاہد گل	"
"	سمیع اللہ	ملک زاہد گل	2000
"	اکرام اللہ	طاؤس خان	2006
"	وحید خان	بہادر خان	"

"	افتخار محمود	ملک محمود	"
"	نعمان ابرار	محمد ابرار	"
"	محمد عارف	لیاقت علی	"

5372 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے سال 17-2016 میں تقریباً 19 پٹواریوں کی تقرریاں کی ہیں، جب کہ بہت سے امیدوار تقرری کے منتظر ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو وہ امیدوار جنہوں نے پٹوار کا امتحان پاس کیا ہے اور تقرری کے منتظر ہیں ان کے نام، ولدیت، پتہ اور پاس شدہ امتحانی سال کی تفصیل بمعہ سنیارٹی لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 17-2016 میں تقریباً 19 پٹواریوں کی تقرریاں کی گئی ہیں، جب کہ بہت سے امیدوار تقرری کے منتظر ہیں، ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

تعینات شدہ پٹواریان کے نام۔

(الف) سال 17-2016 میں ضلع پشاور میں 19 پٹواریوں کی تقرریاں کی گئی ہیں۔

(ب) جب کہ مندرجہ ذیل 92 پٹواری تقرری کے منتظر امیدوار ہیں۔

نام	ولدیت	پاس شدہ سال
خالق نواز	حاجی قاسم	2007
مسکین خان	سیفور خان	"
شاہ فہد خان	سعادت خان	"
غلام اسحاق خان	محمد نثار خان	"
محمد سہیل	محمد اسحاق	"
محمد جمیل	محمد اقبال	"
امیر تیمور	محمد باز خان	"

سید عبدالرحیم	سید بادشاہ	"
محمد داور	محمد باز خان	"
علی مرتضیٰ	عبدالقیوم	"
محمد مصطفیٰ زیب	عالم زیب	"
محمد عمران خان	امتیاز خان	"
خرم امتیاز	مرزا عاشق حسین	"
عین اللہ خان	محمد اقبال	"
توحید محمد	محمود خان	"
شیخ محمد فہیم	شیخ محمد سلیم	"
شاہ فیصل خان	ہاشم خان	"
محمد آصف	عبدالوہاب	"
جمشید علی	مکرم خان	"

5586 _ سردار ظہور احمد: کیا وزیر صنعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ووڈ ورکس سنٹر، ضلع مانسہرہ ایک منافعہ بخش ادارہ ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادارے میں بعض ملازمین کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ادارے کی سالانہ آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ ادارے کے ملازمین کو ریگولر نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت): (الف) جی ہاں، ووڈ ورکس سنٹر، مانسہرہ ایک منافع بخش ادارہ ہے۔

(ب) جی ہاں، مزکورہ ادارے میں 05 ملازمین کنٹریکٹ Fix pay 16 اور 14 ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں۔

(ج)ادارے کی سالانہ آمدن کم اور زیادہ ہوتی رہتی ہے، تاہم گزشتہ پانچ سالوں کی Profit and loss Statementایوان کو فراہم کی گئی۔

چونکہ ادارہ ایک کارخانہ ہے اس لئے اس میں تعیناتی ملازمین لیبر قوانین کے تحت کی جاتی ہے، تاہم حال ہی میں بورڈ نے ان تمام ملازمین کے لئے ایک ریگولر سٹرکچر منظور کیا ہے۔

5396 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال ہر سال پٹوار کا امتحان منعقد کرتا تھا جو کہ سال 2010 سے تا حال بند ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر سال پٹوار کا امتحان نہ ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب علی امین خان (وزیر مال): (الف) جی نہیں، محکمہ ہر سال پٹوار کا امتحان منعقد نہیں کرتا، اضلاع میں پٹواری امیدواران کی کمی کو مد نظر رکھ کر پٹوار سکول میں تربیتی کورس پیرا 3.10 دستور العمل کاغذات زمین کی روشنی میں امتحان منعقد کیا جاتا ہے، جبکہ 2010 میں آخری امتحان لیا گیا تھا۔

(ب) لینڈ ریکارڈ مینول کے مطابق ایسی کوئی شق نہیں جس کے تحت ہر سال پٹوار کا امتحان منعقد کرنا لازمی ہو، بلکہ ضرورت کے مطابق پٹوار ٹریننگ، امتحان منعقد کیا جاتا ہے، ڈپٹی کمشنر کی سفارش پر پٹوار سکول میں پٹواریوں کا تربیتی کورس برائے سال 17-2016 منعقد کیا گیا ہے، جس کا تربیتی کورس مکمل ہو چکا ہے، محکمہ مال جلد از جلد اور میرٹ کی بنیاد پر ان کا امتحان کرانے کی تیاری میں مصروف ہے۔

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا اب جو Leave applications ہیں، وہ اکرام اللہ گنڈا پور، ڈاکٹر حیدر علی، امتیاز شاہد قریشی، رقیہ حنا، مسماۃ عائشہ نعیم، زرین ضیاء، بی بی فوزیہ، نجمہ شاہین، ابرار حسین، صالح محمد، محمود جان۔

Is it the desire of the House that leave may be granted؟

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب کے ساتھ کوئی اور جائے مضبوط سا بندہ، آئٹم نمبر 5 پریویلج موشن، مفتی فضل غفور کی تھی۔

مسئلہ استحقاق

Madam Deputy Speaker: Mufti Fazal Ghafoor Sahib, to please move his privilege motion No. 131 in the House, Mufti Fazal Ghafoor Sahib, on the mike of Fazal Ghafoor.

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر، میں صوبائی اے ڈی پے کی نان فنکشنل سکیمز کو فنکشنل کروانے کی خاطر سکیم کی Identification site کے حوالہ سے ایکسیئن پبلک ہیلتھ بونیر سے 9 ستمبر 2017 کو صبح 09:47 پر موبائل فون سے بات کر رہا تھا کہ اس دوران ایکسیئن صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب، یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: نے نہایت بدتمیزی سے کہا کہ ایم پی ایز سارے جھوٹے ہوتے ہیں، میں نے مذاق سمجھ کر دوبارہ ان سے پوچھا تو کہنے لگا کہ مجھے کسی ایم پی اے کے کہنے پر اعتماد نہیں، یہ سارے جھوٹے ہوتے ہیں۔ لہذا تمام ممبران اسمبلی کی توہین سے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس پلیز۔ اس سائیڈ پر شور ہے، ذرا چپ ہو جائیں، اسمبلی کا سٹاف ذرا چپ ہو جائے۔

مولانا مفتی فضل غفور: نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا اس پر کارروائی کی جائے، میڈم۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اسمبلی کا سٹاف چپ ہو جائے، آپ کیوں شور کر رہے ہیں؟ جی مفتی غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: پڑھ لیا ہے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے جی، تو آپ جواب دیں گے، جی، حاجی حبیب الرحمان صاحب جواب دیں گے، حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ و عشر): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه میډم سپیکر۔ مولانا صاحب چې کوم استحقاق پیش کړے دے ، د دې په حواله سره زه تفصیل لږ وائیمه په تیره اے ډی پی کښې Non functional سکیمز د پبلک هیلتھ لاندې راغلے وو، سکیمونه مونږ تقسیم کړل، ما په نان فنکشنل کښې یو سکیم ورکړلو حاجی آباد ، د ده د حلقې خلق زما حجرې ته راغلل 'نان سید' نومې یو ځائې دے

بل دویم با مپوها ، نان سید ، کیننگر گلے د ده په حلقه کښې دی او په ټول بونیر د ټولو نه زیات تکلیف د اوبو هغې خلقو ته دے زه اولګیدمه ما هغې خپل سکیم راواغستلو حاجی آباد او دا مې د ده په حلقه چې کوم خلقو ډیمانډ کړے وو هلته مې بدل کړلو خو نه مې سفارش کړے دے ، بیا په هغې کښې ډی ډبلیو پی اوشوله او د هغې Approval راغے ، چې Approval راغے ، ډیپارټمنټ په خپل Through باندې د دېResistivity Test اوکړو په واپډا باندې یو ځائې هغې فیزیبل ډیکلئیر شولو او خلقو سامان اوړلو ، لا اله الله محمد رسول الله که ما ته پکښې علم وو ، مولانا صاحب اولګیدلو خپل خلق ئې چې کوم دے راوښکلو هغې سامان ئې نه پریخودلو چې دا به نه اوړے زما نه پکښې تپوس نه دے شوے خو بحرحال هغې سامان لاړلو په یو پوائنټ باندې اوغورزیدلو۔ مولانا صاحب سیکرټری صاحب ته اووئیل چې یره زما حلقه ده او زه به Resistivity test کومه ما ته ئې اووئیل ما ورته اووئیل چې بالکل دے ، زما د دې نان سید د دې کلی د اوبو سره دغه څکه چې ډیر Deprived دی دے کلی ته دے اوبه ورکړی مولانا صاحب دے ځائې اوښائی۔ ده Resistivity test والا راوستل او بیا دوه ځایه د ده په وینا یعنی سکیم خو ما دوئ له ورکړے وو خپل خو ما په هغې باندې Resistance او نه کړو ما وئیل چې زمونږه معزز رکن دے-----

<u>مفتی فضل غفور:</u> خبره جی داسې ده-----

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> زه تاسو له راځمه۔

<u>وزیر زکواۃ وعشر:</u> خبرے ته به غوږ ایږدے۔ پریویلج خو تا راوړے دے کنه مونږ به ئې د رله منظور کړو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> زه تا له راځمه۔

<u>وزیر زکواۃ وعشر:</u> ښه جی، اوس داسې چل جی اوشولو۔ بیا د ده په حکم باندې، ما ځان بالکل، ما وئیل چې مولانا زما معزز ممبر دے ، زما کشر دے ، بالکل چې دے ، زه خو دے کلی له اوبه غواړمه زه خو پښتو نه کومه، بیا Resistivity test اوشولو په هغې کښې چې کوم پوائنټ باندې-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان صاحب تاسو پرے پوهه ئې؟ ده خو ستاسو څه نه دی وئیلی دوئ خو وائی چې، *ایکسیئن نے نہایت بد تمیزی سے۔*

وزیر زکواۃ و عشر: دوئ وائی۔ دې نکتې ته زه راځمه۔ دوئ وائی چې هغې ما ته داسې اووئیل چې ټول ممبران چې دی دا دروغژن دی۔ یعنی ایکسیئن ما ته اووئیل چې دا ټول ممبران دروغژن دی او زما استحقاق مجروح شوی دے۔ وړمبے خو ستاسو نه مخکښې مې هم ما سپیکر صاحب، ته وئیلی وو چې دا معزز په بونیر کښې دے په ریشتونې باندې مشهور دے که په دروغژن باندې مشهور دے دا اوس د ټول بونیر د قوم نه تپوس اوکړے وړمبے خو دا خبره خو د دوئ متعلق تپوس اوکړے چې هلته د دوئ Reputation په ریشتونې باندې مشهور دے او که په دروغژن باندې مشهور دے۔ دا خو مونږه وایو دوئ استحقاق ئې پیش کړے دے او زه دے خپل ایوان ته ریکویسټ کوم چې دا ورله مه منظور وے، دا استحقاق ورله مه منظور وے۔ خو زه خدائے ګواه کومه دے ګوره د حوالدار سره د ده کار دے، د پولیس سره د ده کار دے، د پټواری سره د ده کار دے د ده دا استحقاق دومره نازولے دے دومره نازک دے (تالیاں) ته خو ډیر عالم دین سړے تاله خو ډیره لویه سینه پکار ده مونږ ته خو به خلق مونږ خو نمائندګان یو خلق به ستخے خبرے کوی، متاکے خبرے به راته کوی مونږ به ئې معاف کوؤ۔ دا چې په هره خبره باندې استحقاق راوړو زه خدائے ګواه کوم که په دے خبره کښې څه حقیقت وی دوئ خلق یروی هلته کښې او دا ټول د دوئ یو طریقه کار، طریقه واردات دے او ټولې محکمې ئې (تالیاں) کنی تاسو یو مهربانی اوکړے د بونیر مین ډیپارټمنټس، هیډ آف دی ډیپارټمنس ټول راوغواړه او دوئ ورسره مخامخ کینوے او د خلقو نه د ده متعلق ریمارکس واخله چې د خلقو ریمارکس څه دی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان صاحب، خیر دے، As a Member ګوره د دې August body هغې یو ممبر دے کنه۔ د دې August body یو ممبر دے نو که هغې، لکه If he is got this privilege نو We should sort of acknowledge it، خیر دے کنه۔ جی جی، مفتی غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: زه دا وائیمه جی منسټر صاحب زمونږه Respectable، ډیر مشر دے، قدردان دے دوئ چې کوم Body language استعمال کړو دا د دوئ سره Suit کوی؟ زه د دې متعلق هیڅ ریمارکس نه ورکوم زه صرف دا وائیم ما چې کومه خبره کړے ده زه په فلور آف دی هاؤس باندې هغې ثابتولې شم ما ټائم ورکړے ما 'ډیټ' ورکړے دے ما نمبر ورکړے دے زه به ئې تاسو ته سی ډی آر راوباسم که هغې دے 124 ممبران اسمبلی ته دروغژن نه وی وئیلی چې په هغې کښې دا منسټر صاحب په خپله راغی نو بیا زه مجرم، او که وئیلی ئې وی نو زه د دې هاؤس د عزت او د وقار جنګ لړاوم نو زما په خیال باندې په دیکښې ما ته سپورټ پکار دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): میڈم سپیکر، ہم ہمیشہ، اگر کسی آنریبل ممبر نے اپنے استحقاق کی بات کی ہے تو یہ پورے ہاؤس کا استحقاق ہوتا ہے اور ہم نے ہمیشہ ان کا ساتھ دیا ہے۔ جو بات مفتی صاحب کر رہے ہیں کہ اگر انہوں نے یہ کہا ہے کہ تو بالکل اس کی Investigation ہونی چاہیئے، Probe ہونا چاہیئے بالکل استحقاق کمیٹی کو جانا چاہیئے اور میرٹ کے اوپر بات ہونی چاہیئے، یہ Concerned بھی دور ہونا چاہیئے کہ اگر آپ خوامخواہ Intimidate کریں ڈیپارٹمنٹ کے، لیکن میرے خیال میں ایسا نہیں ہوگا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں اس موقع کے اوپر اس کو اس لئے نہیں روکنا چاہتا کہ یہ ایک ممبر کا نہیں ہاؤس کا استحقاق ہے اور اگر ایسے الفاظ استعمال کئے گئے تو ضرور اس کو Investigate کرنا چاہیئے، میں Allow کرتا ہوں اس کو۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by Mufti Ghafoor Sahib, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. Ji, Shah Farman Sahib!

وزیر آبنوشی: دو چیزیں ہوتی ہیں، ایک تو ممبر کا استحقاق ہے اور سارے گورنمنٹ آفیشلز ہم Accountable ٹھہراتے ہیں کہ وہ ممبرز کا استحقاق مجروح نہ کریں ان کی بات سنیں، لیکن یہاں ایک

بھی ہے اس کی منظوری کے بعد میں یہ بات اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ For Dialect line example، مثال کے طور پر، دا موبائل د چا دے ؟

Madam Deputy Speaker: Order in the House please.

وزیر آبنوشی: اگر پبلک ہیلتھ کا ایکسین، سی اینڈ ڈبلیو کا ایکسین ایریگیشن کا ایکسین، کسی ڈیپارٹمنٹ کا ڈی جی، کسی ڈیپارٹمنٹ کا ڈائریکٹر وہ یہ محسوس کرے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کے ایمپلائی کی جگہ وہ وہاں اس ایم پی اے کا نوکر ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے Efficiency بڑھے گی نہیں، میڈم سپیکر، بہت ساری جگہوں پر سرکاری افسران مجبور ہیں، وہ بات نہیں کر سکتے، ایک طرف ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر ہوتا ہے اور دوسری طرف Concerned MPA ہوتا ہے، جہاں پر اس کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے، اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ وہ کس کی بات مانے ؟ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کو فالو کرے یا ایم پی اے کی ڈکٹیشن کو لیں۔ لہذا میں استحقاق کمیٹی میں کیونکہ میرے ڈیپارٹمنٹ کا ایکسین ہے میڈم سپیکر، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میں اس استحقاق کمیٹی میں بیٹھوں گا، مجھے اجازت دی جائے تاکہ میں خود ہی یہ Probe کر کے اور ہاؤس کو یہ رپورٹ دوں اور میں سارے آفیشلز جو پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں میں ان کو بتا دوں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ، ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹریز اپنے سینیئرز اور منسٹرز کے ڈسپلن اینڈ پالیسی کے پابند ہیں، اگر کوئی ایم پی اے گورنمنٹ کا ہو یا اپوزیشن کا ہو وہ اگر Terms dictate کرنا چاہے تو آپ بھی اسمبلی یا اپنے Concerned Minister کو رپورٹ کر سکتے ہیں، تاکہ آئندہ کوئی ایم پی اے بھی یہ جراءت نہ کرے کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کسی سرکاری آفیسر کی بے عزتی کرے، یہ میری آپ سے درخواست ہوگی کہ آپ بالکل یہ کر سکتے ہیں، چاہے کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ ہو، اس لئے کہ As per rule policy law، آپ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کے پابند ہیں آپ Individual کی پالیسی کے پابند نہیں ہیں، اور میں میڈم سپیکر، اس استحقاق کمیٹی میں اس کیس کو سننے کے لئے مجھے اجازت دی جائے تاکہ پتہ چل جائے اور یہ بات کلیئر ہو کہ نہ آفیسر کو کوئی ہراساں کرے اور نہ آنریبل ممبرز کا استحقاق مجروح ہو۔ شکریہ میڈیم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، پلیز نوٹ کریں جب بھی یہ کمیٹی بلائی جائے شاہ فرمان صاحب کو بلایا جائے، قلندر لودھی صاحب، آپ ذرا ان کو بلائیں اپوزیشن والے بیٹھیں، جی نیکسٹ جو ہے تو ایڈجرنمنٹ

موشن ہے، And that is Mufti Said Janan Sahib to please move his adjournment motion No 265، عاطف صاحب، آپ نے جواب دینا ہے اس کا جی، یہ شاہ فرمان صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

وزیر آبنوشی: میڈم سپیکر، آج بالکل یہ Last year ہے، الیکشن کا سال ہے اور اس کے اندر اس Heated debates ہوئے، پہلے چار سالوں میں بھی یہ مسئلے بھی اٹھائے گئے ہیں، ان کا حل بھی آیا، کل بھی میں نے دیکھا، آج بھی میں دیکھ رہا ہوں، اگر کسی Genuine issue کے اوپر اپوزیشن بائیکاٹ کرے گی تو گورنمنٹ کے سارے ممبران ان کے پاس جائیں گے، اگر وہ پریس کے لئے، میڈیا کے لئے، Political puposes کے لئے، کلاس فور کا بہانہ بنا کے واک آوٹ کریں گے تو کوئی ممبران کو منانے کے لئے نہیں جائے گا، میڈم سپیکر، ہم ادھر ہی بیٹھے ہوں گے، چاہے پورا سال کورم پورا نہ ہو، ہم یہ Dictation قبول نہیں کریں گے کہ وہ سیاست کی خاطر بہانہ کرکے واک آؤٹ کریں۔

تحریک التواء

محترم ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب، جی عاطف صاحب، ستا سو سوال دے دا، جی۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحبہ، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم اور فوری حل طلب مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دیا جائے، وہ یہ کہ ہنگو کے ضلعی ایجوکیشن مردانہ دفتر میں ایک عرصہ سے اقرباء پروری، من پسند افراد کی ترقی اور تبادلوں کے ساتھ ساتھ مختلف ناموں سے رشوت لی جارہی ہے، جو کہ اس پیغمبری پیشہ کے ساتھ خیانت اور بے وفائی ہے۔ لہذا مختصر بات کرنے کے بعد اس تحریک التواء کو مزید بحث کے لئے ایوان میں منظور کیا جائے، محترم سپیکر صاحبه، زمونږه ملګری اپوزیشن والا تهول هلته ناست دی۔ مونږه ته بنه نه ښکاری خو باامرمجبوری ایجوکیشن منسټر دلته کښې شته د دوئ دفتر ته زه دوه درے ځلے ورغلم، چې دا فریاد ورته اوکړو چې دغه شان ستا ضلعی دفتر کښې روان دی او د ایجوکیشن دفتر خو الله دے معافی اوکړی آته میاشتې اوشولې، مونږ دفترو ته ورځو، آسانه خبره میډم، چې تپوس اوکړو وائی چې پی سی کښې دی، زمونږ کلی یوسړی باندې د بل قرضه وه دا لوکل ټیلی فونو نه وو

موبائلے نه وے ، بیا هغې قرضه وړی به کور ته ټیلی فون اوکړو د هغې مور به اوچت کړولو ورته به ئې اوئیل چې بچې فلانې چرته دے ، هغې ورته اوئیل چې پیښور ته لاړ ده۔ یو کال ئې ورته ټیلی فونونه اوکړو هغې به ورته اوے چې پیښور ته لاړ ده او بیا هغې ورته اوے چې ادے ، زه یو درخواست کوم یو کال نه ته ما ته وائې چې پیښورته لاړ ده، کله وائې چې پنډی ته لاړ ده، کله وائې چې بنوں ته لاړ ده، نو زما به زړه ته لږ اطمینان وی۔ زما به د منسټر صاحب په وساطت باندې به دا درخواست وی چې که څه سیکرټریان ، ایجوکیشن دفتر نه وی خالی، خو دا بهانه دے کله نه کله بدلوی مونږه ته وائی چې یا پنډی ته لاړ دے او یا اسلام آباد ته لاړ دے۔ که نه وی دا دفتر دے پی سی ته وروړی هم هغې ځائې کښې به مونږه خپلے مسئلې اورو، زما به دا درخواست وی میډم، دا خبرے چې ما څه کړی دی دا په حقیقت باندې مبنی دی که د دوئ د ګواهانو راوستلو ضرورت وی ان شاءالله العیظم زه ګواهان راولم۔ که لیکلئی درخواستونو ضرورت وی زه لیکلئی درخواستونه راولم، هنګو مردانه ایجوکیشن دفتر ای ډی او ښه سړی دے چې کوم ای ډی او دے هغې امانت داره سړے دے۔ خو هغې لاندې چې کوم خلق ناست دی یوه مافیا ناست ده۔ که څوک ئې خوښ وی هغو ته ترقی ورکوی که څوک ئې نه وی خوښ هغو ته نه ورکوی، چې چا ته ئې خوښ وی هغې ته بدلی کوی چې چاته ئې نه وی خوښ هغې نه کوی۔ دا کیس دوه ځلے مادلته یو ایجوکیشن دریم سیکرټری ده غالباً هغې ته ما رااوړلو چې دا ګوره د دغه سړی حق دے او دغه سړی په ځائې باندې دا فلانی ته ملاؤیږی۔ ماته ئې اوائیلو چې مفتی صاحب کاغذونه دا ټول کاغذونه هم دهغې مخے ته کیخودلو چې دا دے دغه کاغذونه او دا دے دغه کاغذونه۔ هلته نه وراولیږو او متعلقه کس ته ئې ټیلی فون اوکړلو هنګو ته، چې که دا کسان سبا عدالت ته لاړلو حق خو د دغو جوړیږی مطلب ته دا ولے کوے۔ د هغې باوجود د دغے ټولو خبرو باوجود هلته یو اندهیر نګری ده۔ زما به منسټر صاحب دا ټولې اسمبلی کښې یو عاطف خان او یو شهرام ترکی دغو باندې زما زیات امید دے۔ نو زما دا ګزارش دے چې دا دے کمیټی ته اولیږی چې زه درته د جمع

کسان راولم چې هغوی وائی چې او چې دا مفتی صاحب چې څه څيز ليکلئی دی دا په حقيقت باندې مبنی ليکلئی دی زما دا گزارش دے ستاسو ته۔

جناب محمد عاطف (وزير برائے ابتدائی وثانوی تعليم): ميډم که دوئ وائی چې دغه ته ئې ايجوکيشن ډيپارټمنټ کښې هلته څه کرپشن روان دے يا څه مسئلې روانې دی نو ټهيک دے کميټی ته دے اوليگی بس دوئ به هم راشی او هغې ډيپارټمنټ به هم راشی خپل دغه دغه کړی ما ته هيڅ اعتراض نشته اودليږی۔

محترمہ ډپٹی سپيکر: هغوی ډيپارټمنټ نه يا دوئ هغوی وائی چې کميټی ته ئې اوليږی نو۔

وزير برائے ابتدائی وثانوی تعليم: نه وايم ټهيک ده۔

محترمہ ډپٹی سپيکر: اوليږو۔

وزير برائے ابتدائی وثانوی تعليم: کميټی ته دے اوليږی بس ډيپارټمنټ به هم مخامخ راشی د دوئ هم چې څه خبره ده او به ئې کړی بس پته به ئې اولگی۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by Mufti Janan Sahib, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The adjourned motion is referred to the Committee concerned. Ji Item No. 7, Call attention Fakhr-e-Azam Khan, Fakhar-e-Azam Wazir, not here, okay. Second call attention is from Zia-ur-Rehaman MPA, not here.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ہاؤسنگ اتھارٹی مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Madam Deputy Speaker: Next one, item No. 8, Mr Amjad Khan, Special Assistant to honourable Minister for Housing, to please Introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Housing Authority (Amendment) Bill, 2017 in the House.

امجد صاحب شته او کے، امجد صاحب۔

جناب امجد خان آفریدی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ On behalf of Chief Minister Kayber pakhtunkhwa، میں ہاؤسنگ اتھارٹی (ترمیمی) بل 2017 کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سنسر شپ آف موشن پکچرز (فلمز، سی ڈیز، ویڈیوز، سٹیج ڈراماز اینڈ شوز) مجریہ 2015 کا واپس لیا جانا

Madam Deputy Speaker: It stands introduced. Item No. 9, honourable Minister for Sports and Culture, Archeology, Museums & Youth Affairs, to please move for leave of the House to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2015 under sub-rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules. 1988. Ji, Minister Sahib.

Mr. Mehmood Khan (Minister for Sports & Culture): Thank you Madam Speaker. I beg to move under sub-rule (1) of rule 107 of the Provincial Assembly of the Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that leave may be granted to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2015 as introduced on 16th February, 2015.

Madam Depury Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2015? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill stands withdrawn.

خیبر پختونخوا کے سودی قرضوں سے متعلق مسودہ قانون مجریہ 2014 کا واپس لیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 10, honourable Minister for Finance, to please move for leave of the House to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa, I don't know this word is so difficult for me Usurious or something Loans Bill, 2014 under sub-rule (1) of rule

107 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Ji, Minister Sahib.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ۔ میڈم سپیکر، میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 107 ذیلی قاعدہ (1) کے تحت خیبر پختونخوا سودی قرضوں کے بل 2014 کو واپس لینے کی تحریک پیش کرتا ہوں۔ میڈم سپیکر صاحبه! یو بل په دې باندې Already پاس دے نو دا Doubling دے ، د دې وجې نه هغې مونږه واپس اخلو۔

Madam Deupty Speaker: Ji okay. The motion before the House is that leave may be granted to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa, Usurious Loans Bill, 2014? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may No.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill stands withdrawn.

پبلک اکاؤنٹس کی رپورٹ برائے سال 2013-14 کا پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 11: Mr. Muhammad Idrees, Member Public Accounts Committee, to please present the report of the Committee for the year 2013-14 in the House .Idrees Sahib.

Mr. Muhammad Idrees: Madam Speaker, I on behalf of Chairman Public Accounts Committee intend to present the report of Public Accounts Committee for the Audit year 2013-14 in the House.

Madam Deputy Speaker: It stands presented.

پبلک اکاؤنٹس کی رپورٹ برائے سال 2013-14 کا منظور کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No 12: Muhammad Idrees, MPA, Member of the Public Accounts Committee, to please move for adoption of the report of the Committee for the year 2013-14 in the House, Idrees Sahib.

جناب محمد ادریس: تھینک یو میڈم سپیکر۔ میڈم، اس کو موؤ کرنے سے پہلے کچھ بات کرنا چاہونگا میں اس رپورٹ پہ، اس رپورٹ کو آڈٹ رپورٹ تیار کرنے میں تقریباً ہمارے چار مہینے جب یہ ہاؤس میں Present ہوئی ہے، چار مہینے میں اس رپورٹ کو ہم نے کمپلیٹ کیا ہے، اس میں پی اے سی کے سٹاف نے اور ممبرز نے اور جتنے بھی ممبرز ہیں رات کے دس بارہ بارہ بجے تک وہ بیٹھے رہے، اس میں ورک کرتے رہے

اور کافی محنت کی انہوں نے کہ تقریباً پچیس چھبیس دن میں پوری رپورٹ کو انہوں نے کمپلیٹ کر لیا ہے تو اس میں میں پی اے سی کے سٹاف کو اور ممبرز کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ ان کی محنت کی وجہ سے جو پراگریس تقریباً جس پر سال لگتا رہا ہے وہ پچیس، بیس پچیس دن میں وہ کمپلیٹ ہو چکی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جمشید صاحب، تاسو کېښينئ پليز، جمشيد صاحب، Ji, Idrees Sahib, carry on please.

Mr. Muhammad Idrees: Okay Madam, I on behalf of the Chairman Public Account Committee, intend to move the report of the Public Accounts Committee for the Audit year 2013-14 may be adopted.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the Public Accounts Committee for the year 2013-14 may be adopted? Those who are in favour of it may say' Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. Now like people wanted,

کہ وہ برما کے اس کو ڈسکشن کریں۔۔۔۔۔

(مداخلت/شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان، پلیز آپ Just پانچ منٹ کے لئے بیٹھ جائیں، بہت زیادہ ریکویسٹ آرہی تھی، Just one minut It is resolution but Shaukat Sahib wanted to speak as well, you wanted to speak as well، شاہ فرمان، آپ کو میں نے کہا ہے۔ ان کو منانے کے لئے آپ جائیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: نہیں نہیں، برما کے بارے میں ہم بات کر سکتے ہیں نا، برما پر تو ہم بات کر سکتے ہیں نا اگر اپوزیشن نہ بھی ہو تو کیا فرق پڑتا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان کے سامنے ہونی چاہیئے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ تو دیکھیں، میرے خیال سے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کیونکہ ان کے بھی ممبرز ہیں نا، شاہ فرمان صاحب، جی، قلندری لودھی صاحب، شاید آپ کی مان لیں، آپ ذرا پلیز جائیں اور شاہ فرمان صاحب، یہ جواب ڈیبیٹ ہے اس میں ان کو حصہ لینا

چاہیئے، ان کے نام ہیں اس ریزولیوشن میں، اوکے ، شوکت صاحب مخکښې به فنانس منسټر بیا به تاسو اوائې بنه جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): میڈم سپیکر، رول 240 کے تحت رول 124 کو سسپنڈ کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member and Members to move their resolutions? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

قرارداد

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر، صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کا یہ اجلاس میانمار میں جاری روہنگیا مسلمانوں کے خلاف ظالمانہ پر تشدد کارروائیوں پر شدید غم وغصے اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان کے تحفظ وسلامتی کو یقینی بنائے اور ان کو بنیادی انسانی حقوق دلائیں، میانمار میں ایک طویل عرصے سے روہنگیا مسلمانوں کے خلاف قتل وغارت گری، پر تشدد سرگرمیاں گھروں اور کھیتوں کو نذر آتش کرنا اور ان کو گھروں سے نکالنا جیسی کارروائیاں جاری ہیں۔ جس کی وجہ سے پانچ لاکھ سے زائد آبادی ملک چھوڑنے پر مجبور ہو چکی ہے، دو لاکھ سے زیادہ روہنگیا بنگلہ دیش میں کیمپوں میں بے سروسامانی کی حالت میں ہیں اور دیگر مختلف ممالک میں سمندری راستوں سے منتقل ہو گئے ہیں۔ 1982 میں فوجی آمریت کے زمانے میں اس پوری آبادی کو قومی شہریت سے محروم کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد ان کے خلاف پر تشدد اقدامات کئے جا رہے ہیں، اقوام متحدہ نے روہنگیا مسلمانوں کو دنیا میں سب سے زیادہ ظلم کا شکار گروپ قرار دیا ہے لیکن بد قسمتی سے ان کو ظلم سے بچانے کے لئے کوئی عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا۔ میانمار کے صوبے راکائین میں آباد روہنگیا مسلمانوں کے خلاف پہلے خود اسی صوبے کی اکثریت آبادی جس کا تعلق بدھ مت سے ہے نے یہ ظالمانہ کارروائیاں کیں

اور ان کی فصلوں اور گھروں کو نذر آتش کر کے ان کے بچوں، خواتین اور نوجوانوں کو قتل کرتے رہے اور جب مسلمانوں نے اپنی حفاظت کی کوشش کی تو برما کی باقاعدہ فوج نے ان کی حفاظت کے بجائے ان کو بڑے پیمانے پر ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا۔ میڈم سپیکر، ان ظالمانہ انسانیت سوز کارروائیوں نے پوری دنیا میں ایک اضطراب اور بے چینی پیدا کر دی ہے، جس سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہے، خیبر پختونخوا کے ارکان اسمبلی، میانمار میں ان مظلوم روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان ظالمانہ واقعات کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات اٹھائے، اسلامی کانفرنس تنظیم اور مسلمان حکومتوں سے فوری طور پر رابطے کئے جائیں اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس بلا کر اسی صوبے میں عالمی امن کے لئے فوج روانہ کی جائے اور اجلاس ان مظلوموں کی دادرسی اور امداد کے لئے دیگر تمام ذرائع سے مالی اور مادی تعاون کی بھی حمایت کرتا ہے، اور بین الاقوامی اور قومی وفلاحی اداروں اور تنظیموں سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ براہ راست امدادی کارروائیاں کرے، اجلاس سپیکر اسمبلی سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ ارکان اسمبلی پر مشتمل ایک ٹاسک فورس تشکیل دے، جو اس نازک اور اہم مسئلے پر متعلقہ اداروں اور وفاقی حکومت کے ذمہ داران سے رابطہ کر کے موثر اور ٹھوس اقدامات کو یقینی بنائے، اللہ تبارک و تعالیٰ آزمائش اور مشکل کی اس گھڑی میں روہنگیا مسلمان، بہن بھائیوں اور بچوں کی حفاظت فرمائے، اس قرارداد میں میرے ساتھ سینیئر وزیر عنایت اللہ خان صاحب، محمد علی خان، اعزاز الملک افکاری صاحب اور شوکت یوسفزئی صاحب کے نام شامل ہیں، یہ متفقہ طور پر ہم ہاؤس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قرارداد کو پاس کیا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، اس میں اپوزیشن کے بھی نام ہیں لیکن، Lets see if they come, we will add them because، تین چار اپوزیشن کے بھی ہیں تو شوکت صاحب آپ بتائیں، اور فی میل سے دینا ناز بولے گی، جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میرے خیال سے اس پر ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ تھوڑا ا گرڈسکشن ہو جاتی اور اس کے بعد قرارداد آتی، لیکن خیر کوئی بات نہیں ہے، دیکھیں، میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت او آئی سی بنی ہوئی ہے اسلامی ممالک کے جو بڑے بڑے ممالک ہیں اس میں پاکستان ایٹمی قوت ہے، اسلامی ملکوں

کی او آئی سی بنی ہوئی ہے اور جناب سپیکر، اس وقت جو روہنگیا کے مسلمانوں کے ساتھ جو ظلم، جو بربریت اور جس طریقے سے ان کو مارا جارہا ہے سوشل میڈیا پر ان کی تصاویر آرہی ہیں، ان کے بچوں کی، ان کی خواتین کی تو مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ہمارے جو اسلامی ممالک ہیں ان کا کیا رول بنتا ہے، او آئی سی کس لئے بنی ہے؟ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جو منتخب ممبران ہیں یا جو باہر کے لوگ ہیں وہ سارے یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اگر ہم ایک چھوٹی چھوٹی چیزوں پر، اگر یہاں پر ایک چھوٹا سا واقعہ ہوتا ہے تو یو این او میں فوراً انسانی حقوق کی تنظیمیں کھڑی ہو جاتی ہیں، انسانی حقوق کی وہ تنظیمیں جس کو امن ایوارڈ ملا ہے، یو آن سو چی، جو اس وقت لیڈ کر رہی ہے گورنمنٹ کو میانمار میں، ہمارے اس ایوان کو مطالبہ کرنا چاہیئے کہ امن ایوارڈ آپ کس کو دے رہے ہیں، ان لوگوں کو دے رہے ہیں جو پوری دنیا کے سامنے ایک ہنسی بنی ہوئی ہے، جو مظالم ڈھا رہی ہیں؟ سوشل میڈیا پر تصاویر آرہی ہیں، جناب سپیکر، میں عرض کروں گا اپنے بھائی سے کہ تھوڑی سی امنڈمنٹ کریں، پہلی بات تو یہ کہ یو این او جو بنی ہے، جو اپنے آپ کو چمپئن کہتی ہے انسانی حقوق کی، وہ کیا رول ادا کر رہی ہے؟ پھر دوسرا یہ ہے کہ ہماری جو حکومت ہے اس کی خارجہ پالیسی کیا کہہ رہی ہے؟ صرف یہ کہ عمران خان نے ایک لیٹر لکھا یو این او کو، اس کے بعد ہماری خارجہ پالیسی نے ایک ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا، بس یہیں تک بات ختم؟ میرے خیال سے کہ یہ ایسا ظلم ہے کہ اس پر خاموش رہنا، کشمیر کے ایشو پر ہم خاموش رہے، ہم نے وہ رول ادا نہیں کیا جو کشمیری ہم سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں، ہم فلسطین کے ایشو پر وہ رول ادا نہیں کر سکے جو وہ ہم سے ڈیمانڈ کر رہے ہیں اور یہ جو روہنگیا کے مسلمان جو اس وقت میرے خیال سے وہ دنیا ہے، جو پل پل کی خبر دینے کے لئے کونے کونے تک پہنچ رہی ہے، تو کہاں ہیں وہ انسانی حقوق کی تنظیمیں؟ میرے خیال سے کہ پھر ہم سب کو اس کی مذمت کرنی چاہیئے کہ کیا یہ جو مسلمان ہیں یہ کیا انسان نہیں ہیں؟ ہم اس بنیاد پر نہیں کہہ رہے کہ یہ مسلمان ہیں، ہم اس بنیاد پر کہہ رہے ہیں کہ انسانیت کو ختم کیا جارہا ہے، تو جناب سپیکر، میری یہی گزارش ہے کہ جو ہم ریزولیوشن موو کر رہے ہیں اس ریزولیوشن میں کم از کم یو این او کی مذمت کرنی چاہیئے، انسانی حقوق کی تنظیموں کی مذمت کرنی چاہیئے اور جو ہماری پاکستان کی خارجہ پالیسی ہے، ایک Vibrant خارجہ پالیسی ہونی چاہیئے جو کسی کے دباؤ میں نہ ہو، ہم اس وقت ایک ایٹمی پاور ہیں، سارے اسلامی ممالک ہماری طرف دیکھ رہے ہیں لیکن ہماری طرف سے صرف مذمتی قرارداد؟ میرے

خیال سے یہ کافی نہیں ہے، میں یہ عرض کروں گا پورے ایوان سے کہ روہنگیا کے مسلمانوں کے ساتھ پورا عالم اسلام کھڑا ہے، لیکن پاکستان کو زیادہ کردار ادا کرنا چاہیئے کیونکہ وہ اسلامی ملک بھی ہے اور ایک نظریہ کی بنیاد پر بنا ہے اور ساتھ ایٹمی ملک ہے اور سب سے طاقتور ترین فوج اس وقت پاکستان کے پاس ہے تو یہ ہم پورے ایوان کے ذریعے یہ مطالبہ کریں گے کہ خارجہ پالیسی جو ہے وہ ایسی خارجہ پالیسی جو پتہ چلے کہ یہ روہنگیا کے مسلمانوں کے لئے ایک آواز اٹھا رہی ہے، دوسرا یہ کہ یہ جو یو آن سو چی ہے، جس کو امن ایوارڈ ملا ہے وہ امن کی دشمن ہے، اس سے یہ ایوارڈ واپس لیا جائے، اگر یو این او اس طرح کے ایوارڈ تقسیم کرنا چاہتی ہے تو ہم اس طرح کے ایوارڈز کی مذمت کریں گے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو کھڑا ہونا چاہیئے، جو ہمارے اسلامی ممالک ہیں، روہنگیا کے مسلمانوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے، ان کے لئے آواز اٹھانی چاہیئے اور اس کے لئے ایک موثر، میں کہتا ہوں کہ یو این او کو اتنا پریشر میں لانا چاہیئے کہ وہ مجبور ہو جائے کہ وہ جو مظالم ہو رہے ہیں وہ ان کو بند کر دے۔ بہت بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی Ladies کی طرف سے دینا ناز کا وہ آیا تھا تو دینا ناز پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی: میڈم سپیکر، میں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دینا ناز کے بعد پھر آپ کا، I will comeback to you، قلندر لودھی صاحب، قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: میڈم سپیکر، آپ نے مجھے بھیجا تھا اپوزیشن کے دوستوں کے پاس، میں گیا ہوں، انہوں نے میری بات سنی ہے، میں نے ان کو کہا کہ ایجنڈے کی بات نہیں ہے، اسمبلی کے کسی بزنس کی بات نہیں ہے، ہمارا کوئی ایسا بل نہیں ہے جو ہم آپ سے پاس کرانا چاہتے ہیں، یہ برما کے مسلمانوں کی بات ہے اور یہ جب بھی آپ ٹی وی دیکھتے ہیں تو روتے ہیں ان کی حالت زار پر، تو اس ایجنڈے پر میں اب یہ میڈم صاحبہ نے ابھی یہ رکھا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس کی بحث میں شرکت کریں، انہوں نے میری بات کو سنا لیکن انہوں نے کہا کہ چونکہ ہمارا اپوزیشن لیڈر بھی اٹھ گیا ہے اور بہت سے دوست ہم میں سے چلے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آنے سے معذرت کی، میں نے کہا کہ میں آپ کے سامنے یہ بات رکھ دوں کہ یہ اس لئے میں آپ کو یہ بات بتانی ضروری سمجھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر یہ کورم پورا نہیں ہے

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، دینا ناز پھر تو کورم، کورم کاؤنٹ کر لیں ذرا پلیز، کورم کاؤنٹ کر لیں، نگہت بی بی کہتی ہیں کہ کورم کمپلیٹ نہیں، سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کر لیں ذرا، جی شاہ فرمان صاحب، کچھ کہنا چاہتے ہیں، آپ کاؤنٹ کر لیں۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): میڈم سپیکر، بالکل آنریبل ممبر کا حق ہے، انہوں نے کورم کی نشاندہی کی، صرف اس بات کا افسوس ہے کہ روہنگیا کے مسلمانوں کے اوپر ڈیبیٹ چل رہی تھی، اگر اس دوران ان کو کورم کے اوپر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بس شاہ فرمان خان۔

وزیر آبنوشی: نہیں، لیکن چونکہ یہ ڈیبیٹ آج ہونی چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، اچھا دو منٹ کے لئے پلیز یہ Bell بجا دیں پہلے، Lets see، صرف دو ممبر کم ہیں، I think.، چلیں ایک وہ آگیا، (جناب عزیز اللہ سے) گران گران بیٹھ جاؤ کرسی پر پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر، تعداد پوری نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Lets see، اگر تعداد کم ہے تو We will adjourn، دو منٹ کے لئے Bells اور پھر۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بج رہی ہے)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شوکت پلیز! Bells بج رہی ہے ذرا، نگہت بی بی، Bell ذرا ختم ہو جائے، جی نہیں یہ Bell، شاہ فرمان صاحب، Bell بج رہی ہے، Bell بج رہی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کے لئے Bells اور پھر کاؤنٹ کریں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ کرلیں، اچھا گوہر صاحب بھی آگئے ہیں، گوہر صاحب، بیٹھیں جی، Quorum is complete، گوہر صاحب بیٹھ جائیں، جی، دیناناز۔

محترمہ دیناناز: شکریہ۔ میڈم سپیکر، میری یہ درخواست ہے کہ یہ بہت اہم مسئلے کے اوپر بات چل رہی ہے، مسلمان بہت بیدردی کے ساتھ مارے جارہے ہیں برما میں، برما جل رہا ہے، میری یہ درخواست ہے فورم سے کہ ذرا اس بات کو سنیں، میری بات سنی جائے، برما میں جو کچھ ہو رہا ہے، میڈم سپیکر!

(شور)

Madam Deputy Speaker: You carry on Dina.

محترمہ دیناناز: میڈم سپیکر، ہم لوگ آج کل جو سوشل میڈیا پر اور یہ برما میں جو کچھ ہو رہا ہے، جس قسم کی تصاویر ہم دیکھتے ہیں، جو وہاں پر ظلم کی انتہا ہو رہی ہے مسلمانوں پر تو یہ ہمارے لئے ایک انتہائی افسوسناک اور دکھی قسم کی یہ Situation ہے ہی لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ انسانی حقوق کی یہ جو تنظیمیں ہیں، انسانیت کی اتنی زیادہ بے عزتی، خواتین کی، بچوں کی، اتنا زیادہ اگر ان کو مذہب کی وجہ سے بیدردی سے مارا جارہا ہے، یہ جہاد کے لئے اس سے زیادہ اور کونسا مقام ہو گا کہ جہاں پر اسلام کے نام پر خواتین کو اتنی سزائیں مل رہی ہیں، ان کی بے حرمتی ہو رہی ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ ایسی تصاویریں جان بوجھ کر بھیجی جاتی ہیں تاکہ پوری دنیا ان کو دیکھے، یہ جو ظلم ہو رہا ہے، آج کل میڈیا اتنا تیز ہے کہ یہ چیزیں رپورٹ ہو جاتی ہیں، لیکن اگر برہنی تصویریں، خواتین کی برہنہ تصویریں اور ان کی لاشوں کی جتنی زیادہ بے حرمتی ہو رہی ہے اور چھوٹے بچوں کو جس بیدردی سے اور وہاں سے، برما سے ان کے جو بیانات آتے ہیں کہ ان کو اس لئے سزا دی جارہی ہے کہ یہ اسلام کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں برما میں، یہ اسلام جو ہے اس کو Follow کر رہے ہیں اور یہ ہمارے لئے یہاں انتشار پیدا کر رہے ہیں تو میں یہ اس مقدس ایوان کے توسط سے Being خواتین کا ایک نمائندہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بی بی، بس وائنڈاپ کرلیں۔

محترمہ دیناناز: میڈم، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارے ملک، کہ ہم اپنے ملک کی بات کریں گے، ہر خطے سے میرے خیال میں اس چیز پر احتجاج ضرور ریکارڈ کیا گیا ہے کہ بھئی یہ بہت برا ہو رہا ہے اور ایک درد ہے، ایک

درد ہے، ایک انسانیت سوز درد ہے، اور اس کے ساتھ جو ہے مسلم جتنے بھی ممالک ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، دینا۔ ابھی اور تھینک یو ویری مچ دینا۔

محترمہ دینا ناز: اور اب میڈم، پاکستان کی بات کریں گے، یہاں ہماری بہت ساری سیاسی پارٹیاں ہیں، کچھ ہمارے ایسے بھی معزز لیڈر رہیں جو اسلام کے نام پر انہوں نے پارٹیاں بنائی ہوئی ہیں اور وہ جو ہے ہر ایک ایشو پر، مطلب ہے اسلام، اسلام کے ساتھ، میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں میڈم، کہ کیا یہ وہ مقام نہیں ہے کہ جو ہماری مذہبی پارٹیاں، جو پولیٹیکل پارٹیاں ہیں کہ وہ آگے آئیں وہ اس وقت جہاد کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، دینا، میں نے اس وقت بل پاس کروانا ہے، تھینک یو دینا۔

محترمہ دینا ناز: وہ احتجاج کریں، ہم سب ان کے ساتھ ہیں، خواتین کے لئے کریں اور۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ریزولیوشن پاس کروانی ہے اسی پر، جی مظفر سید صاحب، Thank you Dina for representing the ladies, thank you۔ جی مظفر سید صاحب، اب آپ اس کا پوراوہ کریں کہ میں ریزولیوشن پاس کروں۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): میری ریکویسٹ ہے پورے ہاؤس سے کہ اس ریزولیوشن کو Unanimously پاس کریں۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Thank you. You want to say something Shah Farman, okay.

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): میڈم سپیکر، اس کے اوپر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے دو Aspects ہیں، سب سے پہلے تو یہ مسلمان بھی انسان ہیں اور اس کے بعد یہ مسلمان ہیں، جو ممالک انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں یا تو وہ یہ تسلیم کرلیں کہ جو برما کے اندر مسلمان رہتے ہیں وہ انسان نہیں ہیں، یا اگر وہ انسان ہیں تو انسانی حقوق کی بات کرنے والے وہ Fundamental اور ہیومن رائٹس چیمپین اس ایشو

کے اوپر کیوں خاموش ہیں؟ اور دوسرا Aspect اس کا یہ ہے میڈم سپیکر، کہ وہ مسلمان ہیں اور بحیثیت مسلمان ہمارے لئے کیا حکم ہے، ہمیں کیا آرڈر ہے؟ یہ اسلامی نظریہ، پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے، اسلامی جمہوریہ پاکستان اور اس میں ہر قانون اسلامک لاز کے ساتھ Inline ہونا چاہیئے۔

(مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم، کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر آبنوشی: میں ان لوگوں کو بھی Condemn کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر آبنوشی: میں ان لوگوں کو بھی Condemn کرتا ہوں کہ ایسے Butchers کو وہ ہار پہناتے ہیں اور میڈل دیتے ہیں۔

ایک رکن: کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم وائی چې کمپلیټ نه دے، تاسو خو ماته وئیل چې کورم کمپلیټ دے، Please recount them، میرا خیال ہے کہ دو چلے گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی جا رہی ہے)

وزیر آبنوشی: میڈم سپیکر، میری بات ختم ہو تو اس کے بعد بیچ میں آپ کورم نہیں کا، تقریر کے دوران میڈم۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر آبنوشی: اس طرح نہیں کرتے، میں صرف کہتا ہوں کہ اس ملک کے اندر بھی، اس ملک کے اندر بھی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر آبنوشی: اس ملک کے اوپر بھی ایک کالے دھبے ہیں کہ اس ملک کی پولیٹیکل لیڈر شپ نے اس Butcher کو ہار پہنائے ہیں، اس کو میڈلز دیئے ہیں ان کو۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

Madam Deputy Speaker: Shah Farman Sahib, I am sorry to say but the House is not complete, so I have to, the sitting is adjourned till 03:00 pm, Tuesday, 04th October, 2017. Thank you very much.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 4 اکتوبر 2017 شام تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)